پروفیسر فتح محمد ملک

اقبال فراموشی

اقبال فراموشی

پروفیسر فتح محمد ملک

سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور

801.951 Fateh Mohammad Malik
Iqbal Framoshi / Fateh Mohammad Malik.-Lahore : Sang - e - Meel Publications, 2002.
208p.
1. Iqbal aur Nizam-e-Hakoomat
2. Iqbal - Shairi - Tehqeeq. I. Title.

اس کتاب کا کوئی بھی حصہ سنگ میل پبلی کیشنز یا مصنف سے باقاعدہ
تحریری اجازت کے بغیر کہیں بھی شائع نہیں کیا جا سکتا۔ اگر اس قسم کی
کوئی بھی صورت حال ظہور پذیر ہوتی ہے تو قانونی کارروائی کا حق محفوظ ہے

2002.

نیاز احمد نے
سنگ میل پبلی کیشنز لاہور
سے شائع کی۔

ISBN 969-35-1339-8

Sang-e-Meel Publications
25 Shahrah-e-Pakistan (Lower Mall), P.O. Box 997 Lahore-54000 PAKISTAN
Phones 7220100-7228143 Fax 7245101
http://www.sang-e-meel.com e-mail: smp@sang-e-meel.com
Chowk Urdu Bazar Lahore. Pakistan. Phone 7667970

حاجی حنیف پرنٹرز لاہور

منو بھائی

کے

نام

آدمی دید است و باقی پوست است

دید آں باشد کہ دید دوست است

—— رومیؒ

لا پھر اک بار وہی بادہ و جام اے ساقی
ہاتھ آ جائے مجھے میرا مقام، اے ساقی

شیر مردوں سے ہوا بیشۂ تحقیق تہی
رہ گئے صوفی و مُلّا کے غلام، اے ساقی

عشق کی تیغِ جگر دار اُڑا لی کس نے؟
علم کے ہاتھ میں خالی ہے نیام، اے ساقی

میری مینائے غزل میں تھی ذرا سی باقی
شیخ کہتا ہے کہ ہے یہ بھی حرام، اے ساقی

——— اقبالؔ

ترتیب

پیش لفظ	7
(۱) اقبال اور شیطان کا سیاسی منشور	9
(۲) نظم ''ذوق وشوق'' کو سمجھنے کے لیے	18
(۳) اقبال، اسلام اور مذاہب فقہ	28
(۴) اقبال، قرآن اور پاکستان	42
(۵) اقبال، پاکستان اور سید علی میاں	49
(۶) اقبال، امام خمینی اور ترک فرنگ	57
(۷) اقبال اور آج کا ترکی	73
(۸) اقبال اور عبادت کا اسلامی تصور	83
(۹) خطبۂ الٰہ آباد...... ایک نئی تشکیل	94

(۱۰) اقبال اور اسلامی اتحاد کا جدید تصور	121
(۱۱) اقبال کی شاعری میں تصور پاکستان کا عکس	130
(۱۲) اقبال اور سلطانیٔ جمہور کا اسلامی تصور	152
(۱۳) اقبال کی حکمت اور حکمت عملی	169
(۱۴) اقبال اور ہمارا قومی مقدر	177
(۱۵) اقبال اور معاشی انصاف کی تلاش	188

آپ ہمارے کتابی سلسلے کا حصہ بن سکتے
ہیں مزید اس طرح کی شان دار،
مفید اور نایاب کتب کے حصول کے لئے
ہمارے وٹس ایپ گروپ کو جوائن کریں

ایڈمن پینل

عبداللہ عتیق : 03478848884
سدرہ طاہر : 03340120123
حسنین سیالوی : 03056406067

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

یہ مضامین فقط ایک سوال سے پھوٹے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ہمارے ہاں اقبال کے انقلابی تصورات کے عملی امکانات بروئے کار کیوں نہ آ سکے؟ اس سوال کے بطن سے اس دوسرے سوال نے جنم لیا ہے کہ ہمارے ہاں فکرِ اقبال کے انقلابی ممکنات کا بروئے کار آنا دائرۂ امکان میں ہے بھی یا نہیں؟ یہ سوالات مجھ سے، آپ سے، ہم سب سے جواب طلب ہیں۔ ان کا جواب ڈھونڈنے نکلتا ہوں تو مجھے اقبال کی ایک نصیحت یاد آتی ہے اور وہ یہ کہ ترکِ دُنیا نہ کرو بلکہ ترکِ فرنگ کا راستہ اپناؤ۔ ہم اب تک یہ راستہ نہیں اپنا سکے۔ نتیجہ یہ کہ ہمارے بالا دست طبقات وہی ہیں کہ جو تھے اور جنہیں اقبال نے ''مسجد فروش'' اور ''کلیسا دوست'' کہا تھا۔ اب تک ہم نے اپنی اجتماعی زندگی کے سنگین مطالبات کے حوالے سے فکرِ اقبال کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ خود اقبال نے اپنے جانشینوں کو بڑی فراخدلی کے ساتھ یہ حق دے رکھا ہے کہ وہ اُن کے افکار کو رد و قبول کی چھلنی سے گزارنے کا حق رکھتے ہیں۔ ہمیں اقبال کے تصورات کو رد کر دینے کا حق حاصل ہے مگر اس سے پہلے ہمارے لیے ان افکار کا سمجھنا بے حد ضروری ہے تاکہ رد کرتے وقت ہمیں بخوبی علم ہو کہ ہم کیا رد کر رہے ہیں؟......

......ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہم بے سوچے سمجھے فکرِ اقبال سے کٹ کر عہدِ غلامی کے دوران اپنائے گئے راستوں پر بگٹٹ بھاگتے چلے جا رہے ہیں۔ نتیجہ یہ کہ قومی آزادی اور خود مختاری کی منزل ہماری آنکھوں سے غائب ہو چلی ہے۔ اقبال کو پڑھنا اور سمجھنا اس منزل کے نشانات کو سمجھنا ہے۔

اقبال کے تصورات کے عملی ممکنات میری توجہ کا مرکز و محور ہیں۔ میں نے اس کتاب میں تصورات کو عصری حوالوں سے سمجھنے اور پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ میری اس کوشش میں میرے رفیق کار جناب مختار احمد گوندل بھی برابر کے شریک ہیں۔ انہوں نے بڑی محبت اور محنت کے ساتھ اپنے کمپیوٹر پر اس کتاب کا مسودہ تیار کیا ہے۔ اس وقت مجھے عزیزم افضال احمد بھی بہت یاد آ رہے ہیں جن کے پیہم اصرار پر میں ان منتشر مضامین کی شیرازہ بندی میں زیادہ تاخیر کا مرتکب نہیں ہوا۔ تزئین و اہتمام کے لیے میں برادرم نیاز احمد کا شکر گزار ہوں۔

پروفیسر فتح محمد ملک

۱۶۔فروری ۲۰۰۲ء

۸۴۔سی،سیٹلائٹ ٹاؤن،
راولپنڈی۔

اقبال اور شیطان کا سیاسی منشور

ان دنوں اقبال کا ایک شعر ہمہ وقت دل و دماغ پر منڈلاتا رہتا ہے۔ جی چاہتا ہے کہ وہ شعر آپ کو بھی سنا دوں:-

افغانیوں کی غیرت دیں کا ہے یہ علاج
ملّا کو ان کے کوہ و دمن سے نکال دو

یہ شعر سن ۱۹۳۶ء میں منظر عام پر آنے والی کتاب "ضرب کلیم" کی ایک مختصر نظم بعنوان "ابلیس کا پیغام، اپنے سیاسی فرزندوں کے نام" میں آیا ہے۔ صرف چھ اشعار پر مشتمل یہ نظم گویا شیطان کا وہ چھ نکاتی سیاسی منشور ہے جو اُس نے آج سے پینسٹھ (65) برس پیشتر جاری کیا تھا۔ ابلیس کے سیاسی فرزند تب سے لے کر اب تک اس فرمان پر کاربند چلے آ رہے ہیں۔ قرائن سے پتہ چلتا ہے کہ ابھی تک یہ فرزندانِ ابلیس تازہ دم ہیں۔ آج کے عالمی حالات پر ایک نظر ڈالی جائے تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ابلیس اور اُس کے سیاسی فرزند ماضی کی طرح مستقبل میں بھی اسی سیاسی منشور کی روشنی میں سرگرم عمل رہیں گے۔ ان دنوں ہمارے گرد و پیش کی دُنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے اُس کی روشنی میں اس چھ نکاتی منشور کی ہر شق تازہ تر معنویت سے لبریز آنے لگی ہے۔ اس مختصر نظم کی عصری معنویت کے پیش نظر اسے ایک بار پھر پڑھ لینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

لا کر برہمنوں کو سیاست کے پیچ میں
زناریوں کو دیرِ کہن سے نکال دو!

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] سیاسی [illegible] پہنچی افغانستان سے متعلق ہے۔ شیطان افغانوں کی دینی غیرت کو اپنے سیاسی مقاصد کے لیے بے حد خطرناک سمجھتے ہیں۔ اس خطرے کا تدارک افغانستان کے [illegible] سے ملا کو نکال باہر کرنے ہی سے ممکن ہے۔ افغانستان کے پہاڑوں اور وادیوں میں جب تک ملا موجود ہے شیطان کا سیاسی پروگرام کامیاب نہیں ہو سکتا۔ یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ اقبال کی ساری کی ساری شاعری میں صرف یہی ایک مقام ہے جہاں ملا کو مثبت کردار میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ بات بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ اقبال ملا اور ملائیت کے بہت بڑے دشمن ہیں۔ وہ ملائیت کو اسلام کی اصل [illegible] اور اسلامی وسیع نظر، انسان دوستی اور حریت فکر و تحقیق کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ سمجھتے ہیں۔ وہ علماے حق کے فیضان کو تحسین کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ مگر ملائیت کو حقیقی اسلام کے لیے سب سے بڑا خطرہ تصور کرتے ہیں۔ ان کے کلام میں لفظ ملا اسم تحقیر ہے۔ ملا ان کے یہاں منفی کردار کے روپ میں نظر آتا ہے۔ مگر درج بالا نظم میں افغان ملا ان کا

[illegible]

[illegible] اقبال کو اس کی یہ سامراج دشمنی ادا بہت پسند آئی تھی

[illegible]

[illegible]

دنیا میں غالب [illegible] تہذیب [illegible]

[illegible] کی [illegible] سرمایہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جس کا ہدف صرف فوج ہی نہیں
بلکہ [illegible] کی ساری ملت اسلامیہ ہے [illegible] العقیدہ مسلمان [illegible]
[illegible] میں [illegible] اور [illegible] مسلمانوں کی سب سے بڑی قوت
[illegible] عرب میں [illegible]
[illegible]

[illegible] فوجی تنصیبات [illegible]

[illegible]

[illegible] فوجی تنصیبات [illegible] فوجی [illegible]
خوش نما [illegible] تنصیبات اور آلات کا انتخاب کیا مگر بعد ازاں جب آنکھیں کھلیں تو پتہ چلا
[illegible] یہ آلات اور ان کی [illegible] فرنگی [illegible] دنیا کے

طبعِ مشرق کے لیے موزوں یہی افیون تھی
ورنہ قوالی سے کچھ کم تر نہیں ''علمِ کلام''
ہے طواف و حج کا ہنگامہ اگر باقی تو کیا
کند ہو کر رہ گئی مومن کی تیغِ بے نیام
کس کی نومیدی پہ حجت ہے یہ فرمانِ جدید؟
ہے جہاد اس دور میں مردِ مسلماں پر حرام!''

[illegible] بیداری کے اثرات سے خبردار کرتے ہوئے [illegible] قوم کے روشن مستقبل [illegible] کی حیثیت سے [illegible] حامل ہے

کب ڈرا سکتے ہیں مجھ کو اشتراکی کوچہ گرد
یہ پریشاں روزگار، آشفتہ مغز، آشفتہ مو
ہے اگر مجھ کو خطر کوئی تو اس امت سے ہے
جس کی خاکستر میں ہے اب تک شرارِ آرزو
خال خال اس قوم میں اب تک نظر آتے ہیں وہ
کرتے ہیں اشکِ سحر گاہی سے جو ظالم وضو
جانتا ہے، جس پہ روشن باطنِ ایام ہے
مزدکیت فتنۂ فردا نہیں، اسلام ہے!

ابلیس کو اس بات پر تو اطمینان ہے کہ دنیائے اسلام ہنوز جمود، زوال اور خواب غفلت میں مست ہے مگر اسے یہ خوف بھی ہے کہ عصر حاضر کے حالات کے زیر اثر پیدا ہونے والے تغیرات کہیں مسلمانوں کو بھی بیدار کر کے اسلامی انقلاب کی شاہراہ پر نہ ڈال دیں۔ چنانچہ وہ اپنے جلیسوں کو درپیش ممکنہ خطرات درج ذیل الفاظ میں پیش کرتا ہے۔

جانتا ہوں میں یہ امت حاملِ قرآں نہیں
ہے وہی سرمایہ داری بندۂ مومن کا دیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اقبال کی [illegible] ۔ اس کی [illegible] اس کی شاعری نے ملتِ اسلامیہ میں بیداری کی وہ کیفیت پیدا کر دی ہے جو [illegible] سے مسلمان واقف [illegible] جو [illegible] ہے۔ اس لیے [illegible] کے لیے [illegible] اقبال و ملت اسلامیہ کے [illegible] کی حالت [illegible] کامیاب ہو رہی ہے۔ چنانچہ آج کی دنیا [illegible] کا سب سے بڑا المیہ ہے کہ اقبال اور ان کے جانشینوں کے انقلابی اسلامی افکار حقیقی زندگی میں جلوہ گر نہیں ہو سکے۔ ہم پاکستانیوں کے لیے یہ المیہ اور بھی زیادہ سنگین ہے کیونکہ پاکستان کا جغرافیہ، جو اقبال کی انقلابی اسلامی فکر کے آئینے میں ہی جلوہ گر

نظم ''ذوق و شوق'' کو سمجھنے کے لیے

[illegible] سوچنے لگتا ہے۔

آگ بجھی ہوئی اِدھر، ٹوٹی ہوئی طناب اُدھر
کیا خبر اس مقام سے گزرے ہیں کتنے کارواں؟

تخیلِ اقبال کو ان گزرے ہوئے کاروانوں کا تعاقب کرتے کرتے زمانِ مصطفیٰ میں لے جاتا ہے اور وہ یوں محسوس کرنے لگتے ہیں جیسے چند ہی ثانیوں میں وہ

[illegible]

"It is with the greatest pain that I am writing this letter to you. I have watched the activities of our Muslim Delegation from the very beginning. Their secret rivalries, [illegible] and even disloyalty of some of the members have pained me very much. Disgusted with such behaviour I am extremely sorry to inform you that from today I shall have nothing to do with what must be described as a shadow cabinet of the Muslim Delegation."(۳)

[illegible] ۱۶ جنوری ۱۹۳۲ء [illegible] چھپانے میں ناکام نظر آتے ہیں:

Thanks for your letter which I received a moment ago. I am sorry to tell you that I felt extremely pessimistic about Muslim demands in England and that state of mind still continues. Experience has

taught me that very few men should be trusted.

As to your proposed deputation, I do not wish to say anything for the present. As you know, I shall be presiding over the deliberations of the coming conference at Lahore. I must, I think, reserve my views as to what the Muslims of India should do now that their demands have received practically no attention from the Premier."

[illegible] اسلامیانِ ہند کو یہ مشورہ دیا تھا کہ [illegible] اپنے حال پر [illegible] مسلمان [illegible]

[illegible] کے بعد [illegible] موتمر اسلامی کے فلسطین میں منعقد [illegible] چنانچہ [illegible] افغانستان کے سابق بادشاہ امان اللہ خان سے [illegible] گول میز کانفرنس کی طرح موتمر عالم [illegible] کانفرنس کے ختم ہونے سے پہلے ہی ۱۵ دسمبر کو واپس چلے

[illegible]

[illegible]

ہم پر فخر کریں؟ ہاں! جب ہم [illegible] اپنے دلوں میں زندہ [illegible]
گے جو رسول اللہ ﷺ نے ہم میں [illegible] تو اس وقت اس قابل
ہو سکیں گے کہ حضور ﷺ ہم پر فخر کریں۔

اقبال کی اس گفتگو کی روشنی میں [illegible] شعر کو ایک مرتبہ پڑھیں تو پتہ چلتا ہے کہ اس نظم کا [illegible] محرک [illegible] ہے جس نے لندن [illegible] میز کا [illegible] کے دوران اقبال کو اپنی گرفت میں لے لیا

[illegible]

آغاز مسلمانوں کے سیاسی اور دینی جمود پر [illegible]

ہے۔ اقبال کی نظر میں موتمر عالم اسلامی بھی [illegible]

[illegible]

[illegible] استعماری سرداری یہ بات بیشتر مسلمانوں [illegible] اس لیے میں

یہاں [illegible] ایک تحریر سے ایک طویل اقتباس پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں:

''جس وقت کا میں ذکر کر رہا ہوں اس میں ایک اور بات

بھی جو قابل ذکر ہے [illegible] اس کا تعلق سیاست سے بھی ہے اور

علامہ اقبال کی اپنی ذات سے بھی۔ [illegible]

[illegible]

اقبال، اسلام اور مذاہب فقہ

[illegible]

علامہ اقبال نے اپنے مشہور خطبات [illegible] حیثیت ایک فلسفی [illegible]
مسلمانوں میں [illegible] اپنے ان خطبات میں
انہوں نے اسلام کے روحانی اصولوں [illegible] کی صداقت پر عہد جدید کے تقاضوں کی
روشنی میں فلسفیانہ بحث کی ہے۔ زندگی کے روحانی اور سیاسی [illegible] میں آزادی
و جمہوریت اور اخوت و مساوات کے اصول و اقدار [illegible] مسلمانوں کی اجتماعی
زندگی کا [illegible] مرتب کرنے کے بعد [illegible] آخری حصہ میں اقبال
نے ایک [illegible] (۹۰) برس گزرنے اور قیام پاکستان کے نصف
صدی بعد آج بھی ہم سے جواب طلب ہے۔ مصور پاکستان آج ایک مرتبہ پھر ہم
سے پوچھتے ہیں کہ:

"کیا ہم مسلمان اپنی سوشل اکانومی میں ان اصول و اقدار پر

[illegible]

[illegible]

حق فراموشی اور باطل پرستی [illegible] مسلمانوں [illegible]
سرزنش فرماتے ہیں:

کون ہے تارکِ آئینِ رسولِ ﷺ مختار؟
مصلحت وقت کی ہے کس کے عمل کا معیار؟
کس کی آنکھوں میں سمایا ہے شعارِ اغیار؟
ہو گئی کس کی نگہ طرزِ سلف سے بیزار؟

قلب میں سوز نہیں، روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغامِ محمد ﷺ کا تمہیں پاس نہیں

اقبال کو بارگاہ ایزدی سے اپنے شکوہ کا جواب یہ ملا کہ مسلمانوں میں دولت [illegible] اور دولت دنیا ہر دو کے نایاب ہو کر رہ جانے کا بنیادی سبب یہ ہے کہ انہوں نے پیغام

[illegible]

[illegible] لی ہیں"۔

[illegible] تبدیلیوں کے چنگل سے آزاد [illegible] کی تشکیل کی جانب [illegible] قدم ہے۔ مسلمانوں کے [illegible] ملوکیت کے [illegible] سیاسی [illegible] جبر و اکراہ کی فضا میں [illegible] پیشواؤں نے اسلام کی تصوریت کو جس انداز میں عہد بہ عہد پیش کیا ہے وہ شہنشاہیت کی اصل حقیقت سے سمجھوتے کی مختلف صورتیں ہیں۔ بادشاہوں نے

[illegible]

[illegible]

افسوس کہ پاکستان میں عرب شہنشاہیت کی یہ چھاپ صرف مذہب پر ہی نہیں ہمارے ذہن کے تمام شعبوں پر صرف موجود ہے اور ہر [illegible] نے قیصر و کسریٰ کی ہمہ رخ خونی شہنشاہیت کے خلاف آواز بلند کی تھی اور اس کی جگہ سلطانی جمہور کے نظام کی تلاش شروع ہوئی تھی۔ حریت و مساوات کا خواب حقیقت کا روپ دھارنے لگا تھا مگر بنو امیہ نے قیصر و کسریٰ کی خونی شہنشاہیت کے عکس پر عرب ملوکیت کا نظام قائم کر دیا۔ اس غیر اسلامی نظام کو مشرف بہ اسلام کرنے کی خاطر روایتی تاویلات کا دروازہ کھول دیا گیا۔ اسلام کی مختلف اور متضاد تفسیر و تعبیر نے مسلمانوں کو مختلف فرقوں میں بانٹ دیا۔ یہ مذہبی نزاعات دراصل شہنشاہیت کا کڑوا

[illegible]

[illegible] اونچی اٹھا دی جائیں کہ [illegible] تراشے ہوئے لات و منات کی پرستش میں مصروف رہے [illegible] وحدت ملی کے [illegible] ہونے والے [illegible] پر تشویش بھی ہے [illegible] اندیشہ ہے کہ ان [illegible] مسلمان [illegible] [illegible] نظریے سے [illegible]

آج سے چودہ برس پیشتر اقبال نے اپنی اس نظم میں ابلیس کا جو سیاسی منشور بے نقاب کیا تھا ہم آج تک اسی منشور کے حرف حرف پر عمل کرتے چلے آرہے ہیں۔ ہم نے ابلیس کے پروگرام کو [illegible] مسلمانوں کی بیداری اور اتحاد سے لرزاں و ترساں مغربی دنیا عہد بہ عہد [illegible] چلی آرہی

[illegible]

[illegible] "Islam,the west,and the future" [illegible]

[illegible]

[illegible]

تم اسے بیگانہ رکھو عالم کردار سے
تا بساط زندگی میں اس کے سب مہرے ہوں مات
خیر اسی میں ہے قیامت تک رہے مومن غلام
چھوڑ کر اوروں کی خاطر یہ جہان بے ثبات

[illegible]

آشکارا ہو نہ جائے شرع پیغمبر کہیں
خیر اسی میں ہے، قیامت تک رہے مومن غلام
چھوڑ کر اوروں کی خاطر یہ جہان بے ثبات
ہر نفس ڈرتا ہوں اس امت کی بیداری سے میں
ہے حقیقت جس کے دیں کی احتساب کائنات

مگر ساتھ ہی ساتھ [illegible] حکمت عملی کے حسب [illegible] ہونے کی امید بھی ہے۔

چشم عالم سے رہے پوشیدہ یہ آئیں تو خوب
یہ غنیمت ہے کہ خود مومن ہے محروم یقین

[illegible]

"Islam and the West" [illegible]

[illegible]

[illegible]

> "اسلام ہی وہ واحد [illegible] قوت ہے جس
> نے اسلامیان پاکستان کو باہم متحد رکھا ہے۔ اگر اب میں ایک
> خطرناک بات کہہ رہا ہوں اور وہ یہ کہ اگر کبھی پاکستان کو ایک متعصب
> اور [illegible] مسلمان ریاست بنانے کی کوشش کی گئی تو پاکستان تباہی
> کے راستے پر گامزن ہو جائے گا۔ جس وقت پاکستان کی [illegible]
> لسانی اختلافات [illegible] اسلام [illegible] پر چھا کر متحد [illegible]
> کے نام پر مذہبی فرقہ آرائی [illegible] پاکستان اسلام ہی کے
> نام پر ٹوٹ جائے گا۔ پاکستان میں اسلام کسی ایک فرقے

اقبال، قرآن اور پاکستان

[illegible]

[illegible]

Letters of Iqbal to Jinn [illegible]

An Economic [illegible]

[illegible]

اقبال، پاکستان اور سید علی میاں

ندوۃ العلماء [illegible] ہندوستان [illegible] میں قدیم معتبر دینی
علمی و تہذیبی [illegible] کا نقشہ مرتب کیا [illegible] مولانا سید ابوالحسن علی میاں کے نام
سے پکارا [illegible] اپنی خدمات کی وجہ سے [illegible] تجدید دین اور احیاء
ملت [illegible] حضرت مجدد [illegible] کی شخصیت [illegible]
[illegible] میں [illegible] تہذیبی زندگی [illegible] کر دیا۔

یہ ندوے [illegible] کی خوش قسمتی ہے کہ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی علمی اور
دینی شخصیت اقبال کی [illegible] پر آپ [illegible] میں بڑی دلچسپی تھی۔ اقبال
سے ان کی عقیدت و محبت کی ابتدا کیونکر ہوئی، مولانا نے اپنی ایک تحریر میں یوں بیان کیا ہے:

"میری شعور کی عمر میں ہوئی جب اقبال کا فن شہرت کے
بام عروج پر پہنچ چکا تھا۔ اقبال کا عہد پر جو اثر تھا اس کی مثال کسی اور
زمانے کے شاعر و ادیب میں نہیں ملتی .... کلام اقبال میری پسند کے
معیار پر پورا اترتا اور میرے جذبات و محسوسات کی ترجمانی کرتا
تھا۔ میرے فکر و عقیدے سے اس کا تصادم تک نہیں ہوا تھا۔ میرے
شعور اور احساسات کا بھی ہم نوا بن جاتا ہے۔ انھیں میں سے
وہ اللہ کی محبت اور ایمان کا نغمہ خواں شاعر تھا اور اپنے بارے میں
گویا یہ ہے۔ جب بھی ان کا کلام پڑھتا تو اس جوش سے منہ سے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

میں پیدا ہوا ہے۔ مغربی فکر کی اس مسموم فضا میں اس شاعر کی
قیمت اور عظمت یقیناً بہت بڑھ جاتی ہے جو گہوارہ اسلام سے بہت
دور ایک نو مسلم برہمن خاندان اور ایک ایسے ملک میں پیدا ہوتا ہے
جہاں فرنگ اور فرنگی تہذیب کی حکومت ہو۔ وہ عصری اور مغربی علوم
وفنون کے بڑے بڑے مرکزوں میں تعلیم حاصل کرتا ہے مگر پیغمبر
محمدی ﷺ پر اس کا ایمان مضبوط ہی ہوتا چلا جاتا ہے۔ وہ صاحب

مغربی تعلیم سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] مغربی تعلیم [illegible] مغربی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہے۔"(۲۰)

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی بھارت کے [illegible] اپنی تصنیف میں [illegible]
میں اسلامی [illegible] اقبال کے تصور پاکستان کے عملی تصور میں دیکھتے ہیں [illegible] پاکستان کو
"اپنی اہمیت [illegible] اور اپنے [illegible] ایک عظیم ترین
اور عہد آفرین واقعہ" قرار دیتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ:

"اقبال کا وہ [illegible] کہ ایک ایسا خود مختار خطہ مسلمانوں کے لیے ضروری ہے جہاں اسلامی زندگی کا نقشہ اپنے پورے شعبوں میں جاری ہو سکے اور جہاں صالح سوسائٹی کی تشکیل، اجتماعی زندگی کی تنظیم، اقتصادی مسائل کا حل اور تہذیب کی نئی و پاکیزہ رہنمائی، عقیدہ و عمل، مادیت اور روحانیت اور فرد و جماعت کی ایسی ہم آہنگی پیدا ہو سکے جو لوگوں کو تعجب و اعتراف پر مجبور کر دے اور اسلامی ممالک کے رہنماؤں کو اس کی تقلید اور دنیا کے مفکرین کو نئے طرز سے سوچنے پر آمادہ کر سکے۔ یہ بڑی بالغ نظری اور بلند ہمتی جس کی نظیر اس دور میں عالم اسلام میں مشکل سے ملے گی مملکت پاکستان کی بنیاد ہے جس پر اس عظیم ترین اسلامی ریاست کی تعمیر ہوئی تھی اور اس کو اسلامی طریق

[illegible]

[illegible]

"جب تک [illegible] [illegible] [illegible] کا [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] نہیں، جب تک ایک حصہ میں بے [illegible] [illegible]
زراندوزی اور عوام کی دولت کا بے دریغ [illegible] [illegible]
[illegible] کی حد تک جاری ہے، جب تک امراء و اہل ثروت کے عیش
اور فسق و فجور کے افسوں کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہیں،
جب تک جہالت و ناخواندگی [illegible] ہے، جب تک ان ممالک کے
علمائے دین اور رہنمایان ملت اپنے دینی فریضہ کی ادائیگی اور امراء و
اغنیاء کے سامنے کلمۂ حق کہنے کی جرأت سے محروم ہیں اور منصب اور
عہدوں کے لیے کشمکش یا فروعی اختلافی مسائل پر جنگ و جدال اور
زور آزمائی اور رسہ کشی ان کی روایت بنی ہوئی ہے اس وقت تک یہ
ممالک اخلاقی و سیاسی انتشار سے دوچار اور سیاسی و فوجی انقلابات
کے لئے ہر وقت تیار رہیں گے یہ ممالک آتش فشاں کے دہانہ پر
کھڑے ہوئے ہیں جو کسی وقت بھی پھٹ سکتا ہے۔" [illegible]

… مسلمان ممالک کی یہ صورت حال … [illegible]

[illegible]

[illegible] … Reconstruction of Islamic Thought … [illegible] … سید سلیمان ندوی … [illegible] (۹)

[illegible]

[illegible] اقبال [illegible] بازیافت چاہتے ہیں اور اس حقیقی روح [illegible] ہیں۔ اقبال [illegible] ہیں [illegible] ہے [illegible] اقبال [illegible] ہے۔

حواشی

(۱) نقوشِ اقبال۔ صفحات ۳۵–۳۰

(۲) نقوشِ اقبال۔ صفحات ۳۰–۳۲

(۳) نقوشِ اقبال۔ صفحات ۳۰

(۴) صفحہ ۳۰

(۵) نقوشِ اقبال۔ صفحہ ۳۱

(۶) [illegible] پاکستان۔ صفحہ ۹۸

(۷) اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش۔ صفحات ۴۹–۵۰

(۸) نقوشِ اقبال۔ صفحات ۳۹–۴۰

علامہ اقبال، امام خمینی اور تہذیبِ فرنگ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جہاں میں اہلِ ایماں صورتِ خورشید جیتے ہیں
ادھر ڈوبے ادھر نکلے، ادھر ڈوبے ادھر نکلے

[illegible] سے لے کر سابق صدر خاتمی تک ایران کے متعدد

[illegible]

[illegible]

ہے۔ آپ کا اصل ... ایمان کا فقدان ہے۔
... کرنے میں ناکام رہا
ہے۔ ... اور مادیت
کے ذریعے ... بحران ہے، جو مشرق و
مغرب میں انسانی معاشرے کا سب سے بڑا المیہ ہے، نجات نہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ت ہے۔ [illegible] لا سے الا اللہ کی جانب دائم متحرک رکھنا زندگی کا ناگزیر تقاضا ہے۔ اس تقاضے سے عہدہ برآ ہونے کی خاطر سوویت معاشرے پر قرآن حکیم کے [illegible] لازم آتا ہے۔

داستانِ کہنہ شستی باب باب
فکر را روشن کن از امّ الکتاب

با سیہ فامان یدِ بیضا کہ داد؟
مژدۂ لا قیصر و کسریٰ کہ داد؟

در گذر از جلوہ ہائے رنگ رنگ
خویش را دریاب از ترکِ فرنگ

[illegible]

[illegible] یہاں اقبال نے رومی اختراعیت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اس پیغام پر اب تک عمل نہیں کیا ہے۔ کیوں نہیں کیا؟"

[illegible] باخبر ہونے کے باوجود "ترک فرنگ" [illegible] "ترک فرنگ" نہیں کریں گے اس وقت تک نہ ہماری اجتماعی ہستی اپنے آپ کو ڈھونڈ پائے گی اور نہ ہی ہمارا انفرادی وجود [illegible] سکے گا۔ [illegible]

از ترک فرنگ!

[illegible] نے یہ ٹھان رکھی ہے کہ وہ کسی

[illegible]

[illegible]

ہم چند [illegible] میں [illegible] [illegible] حکمران طبقے [illegible] بطور [illegible] صوفیائے [illegible] اور [illegible] تقلید [illegible] فی الحقیقت [illegible] (اقبال نے [illegible] انگریزی لفظ (Lord) کا ترجمہ [illegible] استعمال کیا ہے) براہ راست آقائی کا دور ختم ہو جانے کے بعد اب چونکہ یورپ اور امریکہ میں بیٹھی حکومت [illegible] سے مسلمان ممالک کے حکمران طبقوں پر مشتمل اپنے مریدوں کی فوج ظفر موج کے ذریعے پورے مشرق کو اپنی گرفت میں رکھنے کی حکمت عملیوں کو عملی جامہ پہنانے میں مصروف ہے۔ [illegible] کے یہ مرید اپنے [illegible] عمل میں مغرب کی اقتصادی، تہذیبی اور سیاسی بالا دستی کو مذہبی تقدس کا درجہ دینے میں عبادت کی حد تک منہمک ہیں۔ ان کے خیال میں زندگی کی تمام تر رونقیں مغرب کی غلامی کی برکتیں ہیں۔ اقبال کے بقول یہ لوگ اپنی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قوت مغرب نہ از چنگ و رباب
نے ز رقص دختران بے حجاب
نے ز سحر ساحران لالہ رست
نے ز عریاں ساق و نے از قطع موست

محکمی او را نہ از لادینی است
نے فروغش از خط لاطینی است
قوت افرنگ از علم و فن است
از ہمیں آتش چراغش روشن است

قرونِ وسطیٰ میں مغرب نے علم و حکمت اور فن کی دولتوں سے فیض
اٹھایا، مسلمانوں کی آمد ہی سے روشناس ہوئے۔ یہ مسلمان ہی تھے جنہوں نے اپنے علم و
فن کی روشنی سے یورپ کے تاریک زمانوں کو منور کیا۔ یورپ کی نشاۃ ثانیہ کا باعث بن
گیا تھا۔ یہی نظریات تھے جنہوں نے بعد میں آگے چل کر عہد جدید کی بنیادیں فراہم کی
تھیں۔

اب جہاں تازہ کا پیدا ہے جس کا ظہور
کہ نہیں ممکن جس کی تیغ ناصبور
مردہ ... زندہ جس کی شورش ... سے ہوا
آدمی آزاد زنجیر توہم سے ہوا

مگر جیسا کہ ہم نے دیکھا خود مسلمان سوئے اور علم و حکمت کی مشعل ان کے ہاتھوں
سے مغربی ہاتھوں کو منتقل ہو گئی۔ مسلمان پانچ سو سال تک خواب غفلت میں پڑے
سوتے رہے اور مغربی دنیا مسلمانوں کے علوم و فنون کو مزید ترقیوں سے ہمکنار کرنے
میں مصروف رہی اور نت نئے انکشافات اور ایجادات سے ثروت مند ہوتی
رہی۔ جب مسلمان صدیوں کی گہری نیند سے بیدار ہوئے اور مسلمانوں کی نئی نسلیں
مغربی تہذیب کی جانب والہانہ انداز میں پیش قدمی کرنے لگیں تو اقبال داستانوں کی
بڑھیا کی مانند بیک وقت ہنس بھی پڑے اور رو بھی دیے۔ اقبال بے حد خوش ہوئے
کہ مسلمان علم و حکمت اور ایجاد و اختراع کے میدانوں میں اپنی پانچ صدیوں کی غفلت
کی تلافی کرنے نکلے ہیں مگر ساتھ ہی ساتھ اس گمان میں مبتلا بھی ہوئے کہ کہیں یہ
لوگ مغربی تہذیب کی اندرونی حرکی روح تک رسائی حاصل کرنے کی بجائے اس کی

[illegible]

[illegible] نسبت میں مغربی تہذیب کی [illegible] [illegible] سے [illegible] اور مغربی تہذیب سے [illegible] کی [illegible] اور مغربی تہذیب سے [illegible] مغربیت اور جدیدیت سے [illegible] مغربی [illegible] تقلید [illegible] مغربی [illegible] مغربی [illegible] کا اعلان ہوتا ہے۔

یورپ کی اندھی تقلید [illegible] سے [illegible] جدید جمہوری [illegible] قابل تقلید اقدام سمجھتے تھے۔ قدامت پرست [illegible] مذہبی رہنماؤں نے ترکی [illegible] میں بھی انہوں نے اتاترک کا دفاع کرتے ہوئے [illegible] مسلمان قرار دیا تھا مگر بہت جلد وہ ترکوں میں یورپ کی اندھی تقلید پر تنقید کرنے لگے تھے۔

ترک را آہنگ نو در چنگ نیست
تازہ اش جز کہنۂ افرنگ نیست
ترک از خود رفتہ و مست فرنگ
زہر نوشین خوردہ از دست فرنگ
بندۂ افرنگ از ذوق نمود
می برد از غربیاں رقص و سرود

اقبال بہت جلد اس نتیجہ پر پہنچ گئے تھے کہ ترکی کا حکمران طبقہ یورپی لہوولعب میں پڑ کر اپنا نقد جان ہار بیٹھا ہے۔ جدت کے نام پر وہ یورپ سے جو معیار و اقدار

[illegible]

[illegible] مثال رضا شاہ پہلوی کا ایران ہے۔ اپنے [illegible] معذرت خواہ حکمران خاندان، ایران [illegible] بیٹھے [illegible] چنانچہ [illegible] تہذیب کا [illegible] قومیت اور [illegible] جدید مغربی تصورات کو اپنا لیا اور یوں شہنشاہ آریہ مہر [illegible] ایران کی [illegible] جدیدیت و ترقی پسندی اور [illegible] قرار دینے میں مصروف تھی اور ادھر بقول فیض احمد فیض:-

دشتِ شب میں کسی [illegible] چپ چاپ [illegible]
ساقی [illegible] طرب، نغمہ [illegible] ساغر بکف
وہ پہنچ جائے تو ہو گی [illegible] انجمن
اور ترتیبِ مقام و منصب و جاہ و شرف

سات سمندر پار دیارِ فرنگ میں بیٹھے ہوئے آیت اللہ، روح اللہ، خمینی کے خطبات پر مشتمل آڈیو اور ویڈیو کیسٹ مسجد و خانقاہ سے ہر کوچہ و بازار تک گردش کرتے تھے اور ڈاکٹر علی شریعتی "حسینیہ ارشاد" کے دینی پلیٹ فارم سے فکرِ اقبال کو ایرانی نوجوانوں کے دل و دماغ میں اتارنے میں محو تھے۔ رفتہ رفتہ ایران کے عوام کی

اقبال اور آج کا ترکی

[illegible]

دنیائے اسلام کا تقاضا اور یورپ کا خوف کیا ہے؟

[illegible] ''حجاب'' کو انقلابی اسلام کی علامت قرار دیتا ہے۔ چنانچہ خواتین کو حجاب کے ساتھ تعلیمی اداروں تک رسائی اور سرکاری ملازمت میں شامل ہونے سے روکتا ہے۔ کئی ممالک میں سرکاری [illegible] اسکولوں، دفاتر میں خواتین کے حجاب پہننے پر پابندی عائد کی جا چکی ہے۔ یہ پابندی اسلام اور سیکولرازم دونوں کی روح کے منافی ہے۔ سیکولرازم صرف [illegible] بہانہ ہے۔ اصل تصادم مغربی نظام اقدار اور مسلمانوں کے مشرقی نظام اقدار کے درمیان برپا ہے۔ دنیا کے مختلف خطوں کے مسلمان اپنی اسلامی شناخت کو پہچاننے اور اس پر فخر کرنے لگے ہیں۔ اس اسلامی شناخت سے پھوٹنے اور اسے نمایاں سے نمایاں تر کرنے والی اقدار کے سامنے مغربی نظام اقدار پسپا ہونے لگا ہے۔ اس صورت

[illegible]

[illegible] یورپ اور امریکہ کے گلی کوچوں اور بازاروں میں جیتی [illegible] مغرب کی عملی زندگی سے متعلق [illegible] تقلید کی روش چھوڑنے والوں کی تعداد اب ترکی میں بہت زیادہ ہے۔ اقبال نے اتاترک کی جدید ترکی کے جدید فیشنوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا تھا:

[illegible] مغرب کی قوت اور اقتدار کا سرچشمہ انسانی [illegible]
[illegible] مغرب [illegible]
[illegible]

[illegible] مغرب [illegible]
[illegible] ہوئے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہیں۔

[illegible] کس [illegible] میں [illegible]؟

[illegible] شخصیت
[illegible] قدامت [illegible]
[illegible] جدید [illegible] شخصیت ہیں [illegible]
[illegible] جو کراچی ہیں اور عام انتخابات
میں [illegible] (فضیلت) پارٹی [illegible] منتخب ہوئی ہیں۔ یہ فضیلت پارٹی
[illegible] (مشیر) پارٹی [illegible] ہوئی تھی [illegible]
[illegible] کا [illegible]
[illegible] حقیقت مسلمان [illegible]
[illegible] مضبوط [illegible] فضیلت [illegible]
[illegible] ہیں۔ [illegible]
[illegible] فضیلت پارٹی کی [illegible] ایک نئی پارٹی جنم [illegible]
احتساب کرنے والوں کی سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ ان جدید اور روشن خیال
مسلمانوں پر ملائیت کی تہمت نہیں تراشی جا سکتی۔ یہ لوگ حکمران طبقے کے ساتھ کسی
طبقے کے ہتھیاروں کے ساتھ نظریاتی و فکری جہاد میں مصروف ہیں۔ ۲ مئی 1999ء کو

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہے کہ یہ سیکولر ملائیت ترکی کے آئین سے [illegible]
شاخسانہ ہے:-

تھا جو ناخوب بتدریج وہی خوب ہوا
کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر!

ترکی کا حکمران ٹولہ غلامی میں اس قدر پختہ ہو چکا ہے کہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اس ادارے کے کارکن اسلامی شعائر کے
پابند ہیں اور ان کا اثر و رسوخ تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے۔ شاپنگ سنٹر اور ریستوران
کے ساتھ ساتھ مسجد بھی موجود ہے اور چلڈرن پارک بھی۔ اس ادارے کا ہیڈ آفس
قونیہ میں ہے جہاں مولانا جلال الدین رومی کا مزار مرجع خلائق ہے اور جس کے باغ
میں مرشد رومی کے مرید ہندی علامہ اقبال کی یادگار بھی قائم ہے۔ ترکی کے حکمران

[illegible]

[illegible] نام سے منسوب کر دیا ہے اور یوں [illegible] حکمرانوں نے [illegible] سیاست کا مردود ٹھہرایا ہے اسے وہ [illegible] کی روح رواں [illegible] سے [illegible] ہیں [illegible]

[illegible] اوران شراکت داروں [illegible] نیند میں خلل ڈال رکھا ہے وہ اس طرح کے [illegible] شراکت داروں سے منافع کا استعمال ہے۔ یہ خدا دوست تاجر اپنے منافع کی رقم کو [illegible] بینکوں میں جمع [illegible] خدا اپنے [illegible] رہتے ہیں [illegible] خرچ کرتے رہتے ہیں اور یوں اپنے [illegible] کرتے رہتے ہیں

[illegible] میں الجھا تو؟

[illegible] ضعیفوں کا [illegible] تو

یہ صدائے [illegible] سب سے بڑا خطرہ [illegible] ہے۔ یہ خطرہ [illegible] حکمران اوران کا میڈیا ان کے نظریات کا مقابلہ نظریات سے [illegible] اور ایجنسیوں کی تفتیش حکمت عملی کے ساتھ کر رہا ہے۔ چونکہ انقلابی اسلامی تصورات کا مقابلہ [illegible] کے ساتھ ناممکن ہے اس لیے حکومت جبر و استبداد پر اتر آئی ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

اقبال اور عبادت کا اسلامی تصور

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مرزا عبدالقادر بیدل نے [illegible] کی روشنی میں [illegible]

[illegible] حاصل کر سکتے ہیں [illegible] خواہش [illegible] کے راز کو کرسکتے ہیں۔ اب تو یہ حال ہے کہ وہ خود اس خواہش سے عاری ہو چکے ہیں۔

اسی ضمن میں دینی فکر کی تشکیل نو کے موضوع پر اقبال نے اپنے مشہور خطبات میں ذات باری کے تصور اور عبادت کے مفہوم پر قرآن کی روشنی میں اظہار خیال کرتے وقت سائنسی مشاہدات اور تجربات میں انہماک کو عبادت قرار دیا ہے۔ یعنی مظاہر فطرت اللہ کی آیات ہیں۔ یہ کائنات کی سائنسی تحقیق قرب خداوندی کا موثر ترین وسیلہ ہے چنانچہ۔

"The scientific observation of Nature

keeps us in close contact with the behaviour of Reality, and thus sharpens our inner perception for a deeper vision of it.....The truth is that all search for knowledge is essentially a form of prayer. The scientific observer of Nature is a kind of mystic seeker in the act of prayer. ... It alone will add to his power over Nature and give him that vision of the total-infinite which philosophy seeks but cannot find.

اقبال کے نزدیک ذوقِ جستجو، کائنات کی تحقیق اور کائنات کا سائنسی مشاہدہ افضل ترین عبادت ہے۔ مظاہر فطرت کے مطالعہ میں جذب سائنسدان کو اقبال ایک ایسا صوفی قرار دیتے ہیں جو مصروف عبادت ہے۔ قوانین فطرت کی دریافت تک رسائی کو ..... بندگی کا موثر وسیلہ قرار دیتے ہیں۔ انھوں نے رسمی عبادات کی پابندی کی اہمیت سے کبھی انکار نہیں کیا لیکن عبادت کی دائمی و ہمہ گیری حیثیت سے ... کے قائل نہیں تھے۔ تسخیرِ کائنات کو وہ رسمی عبادات کی عملی توسیع سمجھتے ہیں۔ کائنات کی تسخیر کی نذر ہونے والی انسانی تگ و دو ..... کو وہ تکبیرِ مسلسل سے تعبیر کرتے ہیں۔ تسخیر کے راستے میں قدم بقدم آگے بڑھتا ہوا انسان کائنات کی وسعتوں اور عظمتوں میں مسلسل غور و فکر سے ہمکنار ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے تسخیر ... سائنسدان حقیقت میں ایک خود مست صوفی نظر آتا ہے۔ ایک ایسا صوفی جو مظاہرِ فطرت کے پردوں میں چھپے ہوئے جلوۂ حسنِ خداوندی کو بے نقاب دیکھنے کی تمنا میں مسلسل آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ حق کا یہ جلوہ دیکھ کر وہ حیرت میں گم ہو جاتا ہے اور یوں حق کی والہانہ جستجو میں مصروف رہتا ہے۔ اپنی فکری نظر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قبال نے اس حقیقت کی جانب درج ذیل الفاظ میں اشارہ کیا ہے۔

"Vision without power does bring moral elevation but cannot give a lasting culture. Power without vision tends to become destructive and inhuman. Both must combine for the spiritual expansion of humanity."(2)

کائنات کی یہ روحانی تعبیر کار جہاں میں انہماک کو بھی اسلام کے نظام
عبادات کا جزو لاینفک قرار دیتی ہے۔ چنانچہ اقبال کی شاعری میں کائنات کی بیک

[illegible]

[illegible]

ہر چہ می بینی ز انوارِ حق است
حکمتِ اشیاء ز اسرارِ حق است
ہر کہ آیاتِ خدا بیند حُر است
اصلِ ایں حکمت ز حکمِ اُنظُر است

(پس چہ باید کرد)

وہ ایک ایسا صوفی ہے جو مظاہر کائنات کے باطن میں تو انوارِ حق کا متلاشی بھی رہتا ہے اور رزم گاہِ حیات میں حق کی تائید و حمایت کا فریضہ انجام دینے کی خاطر برہنہ شمشیر بکف بھی رہتا ہے۔

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسمِ شبیری
کہ فقرِ خانقاہی ہے فقط اندوہ و دلگیری

اے کہ اندر حجرہ ہا سازی سخن
نعرۂ لا پیش نمروداں بزن

[illegible]

They (reformers) found the world of

Islam ruled by three main forces and they concentrated their whole energy on creating a revolt against these forces.

1. *Mullaism.*—The ulama have always been a source of great strength to Islam. But during the course of centuries, especially since the destruction of Baghdad they became extremely conservative and would not allow any freedom of Ijtihad i.e. the forming of independent judgement in matters of law. The Wahabi movement which was a source of inspiration to the nineteenth century Muslim reformers was really a revolt against this rigidity of the ulama. Thus the first objective of the nineteenth century Muslim reformers was a fresh orientation of the faith and a freedom to reinterpret the law in the light of advancing experience.

2. *Mysticism.*—The masses of Islam were swayed by the kind of mysticism which blinked actualities, enervated the people and kept them steeped

[illegible] state as a force of spiritual education [illegible] of exploiting the ignorance and the [illegible] invisibly unnerved the will of Islam and [illegible] from rigorous discipline of the law of Islam. The nineteenth century reformers rose in revolt against this mysticism and called Muslims to the [illegible] of the modern world. Not that they were materialists. Their mission was to open the eye of the Muslims to the spirit of Islam which aimed at the conquest of matter and not flight from it.

3 *Muslim Kings*. The gaze of Muslim kings was solely fixed on their own dynastic interests and so long as these were protected, they did not hesitate to sell their countries to the highest bidder. To prepare the masses of Muslims for a revolt against such a state of things in the world

of Islam was the special mission of Syed Jamal-ud-Din Afghani."(3)

[illegible]

حواشی

(1) The Reconstruction of Religious Thought in Islam, Lahore 1986, p.73.

(2) Ibid, p.73. Tr[illegible] Ahmad is as follows:-

"[illegible] مشاہدہ [illegible] حقیقت کے کردار سے بہت قریب [illegible] ہوتا ہے اور یوں [illegible] وہاں مقام تک لے جائے گی، جہاں [illegible] کے [illegible] کی قدرت پر غلبے میں اضافے کا [illegible]

[illegible]

(3) Vahid, S.A., Editor, Thoughts and Reflections of Iqbal Lahore, 1973. Pp 278-279 Urdu Translation of the Extract by Latif Ahmad Sherwani is as under:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خطبۂ الٰہ آباد — ایک نئی تشکیل

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہم نے گزشتہ نصف صدی کے دوران [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہماری [illegible] غفلت کا نتیجہ
[illegible] میں پڑ سکتے ہیں۔
[illegible] کی بجائے [illegible] فکر اقبال میں
موجود ہے۔ مگر المیہ یہ ہے کہ گزشتہ نصف صدی ہماری قومی زندگی میں فکر اقبال سے
انحراف کی صدی ہے۔ انحراف سے اثبات کی جانب ہمارا سفر سن ۱۹۳۰ کے خطبے [illegible]
سے شروع ہونا چاہیے۔ [illegible] ہماری سیاسی اور فکری تاریخ کی اس اہم ترین
دستاویز [illegible] سے پاکستان کا تصور [illegible] تھا۔

تاریخی پس منظر

ہر چند تصور پاکستان کی جڑیں اسلامی ہند کی تاریخ میں دور، بہت دور تک
پھیلی ہوئی ہیں تاہم اگر اپنی آسانی کی خاطر ہم کل ہند مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس

[illegible]

"To address this session of the All India Muslim League you have selected a man who is not despaired of Islam as a living force for freeing the outlook of man from its geographical limitations, who believes that religion is a power of the utmost importance in the life of individuals as well as States, and finally who believes that Islam is itself a Destiny and will not suffer a destiny. Such a man cannot but look at matters from his own point of view." (P.165)

[illegible]

[illegible]

میں دیے گئے اس اقتباس پر غور کریں۔

The decade of twenties is regarded by the historians as pace setter for the events which followed in the thirties and forties on the political scene in India. The

decade began with the demonstration of unprecedented harmony in the Hindu-Muslim relations but soon in the latter half the harmony was replaced by conflict and conflagration. Soon the two communities stood wide-apart never to unite again. The rise of Hindu extremism under the banner of Mahasabha and Arya Samaj had come to stay. It questioned the newly established tradition of separate electorate for Muslims and their right to live and flourish within the folds of Islamic culture. Worse still the Indian National Congress, threatened by the ever increasing popularity of Mahasabha among Hindu masses, was beginning to yield to the demands of extremist politics. By 1927 it had acquired many a stances of the Mahasabah, and a year later in the constitutional structure proposed by Pandit Moti Lal Nehru and adopted by Congress despite the strongest possible Muslim opposition the views of

Mahasabah about Muslim separatism were eminently reflected. The Round Table Conference of 1930 was of no solace to Muslims either. It too echoed the Motilal formula which had practically denied safeguards to the Muslim minority in the future constitutional structure of India.

یہاں اگر ۱۹۲۲ء میں جنوبی ہندوستان کے مالابار کے مسلمانوں کی بغاوت کا تذکرہ بھی کر دیا جائے تو تصویر بڑی حد تک مکمل ہو جاتی ہے۔ برطانوی پالیسی نے مالابار میں خلافت تحریک کے ایک رہنما اور ان کی بیوی کو سر بازار ذبح کروا کر بے جان کر دیا۔ اس پر مالابار کے مسلمان برطانوی حکومت کے خلاف بغاوت پر آمادہ ہو گئے۔ انہوں نے تقریباً سارے ہندو اور برطانوی افسران کو اس علاقے سے بھاگ اٹھنے پر مجبور کر دیا۔ سخت برطانوی اس علاقے میں پھر اقتدار بحال کرنے میں ایک لمبے عرصے تک سر توڑ کوشش کرنا پڑی۔ جب انگریز اقتدار دوبارہ قائم ہو گیا تو ہندوؤں نے "مالابار کی خونی داستان" کے عنوان سے کتابچوں میں مسلمانوں کے ہاتھوں ہندوؤں پر تشدد کے جھوٹے واقعات بیان کر کے برطانوی حکومت کی خوشنودی حاصل کرنا چاہی۔ انڈین نیشنل کانگرس نے اپنے چند مسلمان اراکین پر مشتمل ایک تحقیقاتی کمیٹی قائم کی۔ اس کمیٹی نے مسلمانوں کو ہندوؤں کی جانب سے دیے گئے الزامات سے بری الذمہ قرار دے دیا۔ کانگرس نے اس تحقیقاتی رپورٹ کو رد کر دیا اور یوں مالابار کے مسلمانوں کو جلاوطن کر دینے کے برطانوی اقدامات کی تائید وحمایت کی پالیسی اپنائی۔ تقریباً سبھی مورخین اس بات پر متفق ہیں کہ مالابار کے مسلمانوں کی یہ بغاوت اور اس بغاوت کے ضمن میں اپنائی گئی کانگرس پالیسی نے تحریک خلافت کے زمانے کے ہندو مسلم اتحاد کو توڑ کر رکھ دیا تھا۔

تھی۔ اس کے ختم ہونے کے بعد برطانوی حکومت کی مسلمان دشمن پالیسی سے پورے ہندوستان کے مسلمان تجارتی، سیاسی اور فکری انتشار کی کیفیت میں مبتلا ہو گئے تھے۔ ان کی سیاسی زندگی میں قیادت کا فقدان پیدا ہو گیا تھا۔ اور ایک منتشر سے بے یار و مددگار ہر سمت ہجوم کی صورت بکھرے ہوئے تھے۔ ان کی ساری سیاسی جدوجہد غالب اکثریت ہندو اکثریت سے چند آئینی تحفظات کی جیت تک محدود ہو کر رہ گئی تھی۔ یہ تھی وہ فضا جب اقبال کی فکر نے رہنمائی کی اور شعور کو ہندوستان کے مسلمانوں کی قیادت نہیں بلکہ ایک ملت کی صورت میں وہ نئی منزل کی نشاندہی کی ہے۔

اقبال کا تصور پاکستان

پاکستان کا تصور اپنے قومی وجود سے محبت اور دوسروں کے قومی وجود کے احترام سے عبارت ہے۔ سن ۱۹۳۰ کے خطبہ الٰہ آباد میں اقبال نے بڑے واشگاف الفاظ میں اس حقیقت کا انکشاف فرمایا تھا کہ برطانوی ہند ایک ملک نہیں بلکہ ایک برصغیر ہے۔ اس برصغیر کی جغرافیائی وحدت ایک مصنوعی وحدت ہے جسے سلطنت برطانیہ نے سنگینوں کے زور پر اوپر سے مسلط کر دیا ہے۔ برطانوی ہند ایک ملک کا نام نہیں بلکہ مختلف ممالک کے مجموعے کا نام ہے۔ ان میں سے ہر ملک میں ایک قوم آباد ہے۔ اقبال آزادی ہند کے لیے اب برطانوی حکومت پر زور دیتے ہوئے حمایت کرتے ہیں کہ ہندوستان جو ہے اور ہندوستان کی تمام قوموں کو یہ حق ملنا چاہیے کہ وہ اپنے اپنے ماحول اور اپنی تاریخی اور تہذیبی روایات کے مطابق آزادی اور خودمختاری کی فضا میں زندگی بسر کر سکیں۔ برصغیر کی ان متعدد قوموں میں سے ایک قوم ہم ہندی مسلمانوں کی بھی ہے۔ ہم ہندی مسلمان جدید معنوں میں ایک قوم ہیں اور ہمیں یہ حق حاصل ہے کہ ہم اپنے لیے ایک ملک حاصل کرنے کے قیام کا مطالبہ کریں۔ اس موقع پر اقبال نے ہندوؤں کو یہ یقین دہانی کرانا ضروری سمجھا تھا کہ:

'Nor should the Hindus fear that the creation of autonomous Muslim States will

mean the introduction of a kind of religious rule in such States. The truth is that Islam is not a church. It is a State conceived as a contractual organism long before Rousseau ever thought of such a thing and animated by an ethical ideal which regards man not as an earth rooted creature, defined by this or that portion of the earth, but as spiritual being understood in terms of a social mechanism and possessing rights and duties as a living being in that mechanism."

(P 172)

[illegible]

مزید روشنی ڈالتے ہوئے انھوں نے بتایا کہ:

A community which is inspired by feelings of ill will towards other communities is low and ignoble. I entertain the highest respect for the customs, laws, religious and social institutions of other comunities. Nay, it is my duty according to the teaching of the Quran, even to defend their places of worship, if need be. Yet I love the communal group which is the

source of my life and behaviour and which has formed me what I am by giving me its religion, its literature, its thought, its culture and thereby recreating its whole past as a living operative factor in my present consciousness." (P-169)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

I therefore demand the formation of a consolidated Muslim State in the best interest of India and Islam. For India it means security and peace resulting from an internal balance of power, for Islam an opportunity to rid iteself of the stamp that Arabian imperialism was forced to give it, to mobilize its law, its education, its culture, and to bring them into closer contact with its own original spirit and with the spirit of modern times."(P 173)

اقبال کا خواب یہ تھا کہ اسلامیان ہند کی مجوزہ آزاد اور خود مختار مملکت میں اسلام کو عرب شہنشاہیت کی زنجیروں سے آزاد کر دیا جائے گا۔ دنیائے اسلام کا [illegible] ہو گا اور یوں اسلام کی حرکی اور انقلابی روح بیدار اور سرگرم کار ہو سکے گی۔ اقبال نے تصور پاکستان پیش کرنے کے صرف ایک سال بعد کل ہند مسلم کانفرنس کے سالانہ اجلاس سے خطاب کرتے وقت نوجوانوں کو مغرب کے استحصالی اقتصادی نظاموں کو رد کر دینے کا درس دیتے وقت قرآن کی حکمت کی جانب یوں متوجہ کیا تھا۔

"The faith which you represent recognises the worth of the individual and disciplines him to give away his all to the service of God and man. Its possibilities are not yet exhausted. It can still create a new world where the social rank of man is not determined by his caste or colour, or the amount of dividend he earns, but by the kind of life he lives, where the poor tax the rich, where human society is founded not on the equality of stomachs but on the equality of spirits, where an Untouchable can marry the daughter of a king, where private ownership is a trust and where capital cannot be allowed to accumulate so as to dominate the real producer of wealth. This superb idealism of your faith, however, needs emancipation from the medieval fancies of theologians and legists." P 213

نئی جہد آفریں شعری تخلیق "جاوید نامہ" میں بھی [illegible] نے [illegible] آیت اور [illegible] "[illegible] ناشناس اور آدم فریب" قرار دیتے ہوئے [illegible] انسانیت کو اسلام کی ابتدائی سادگی اور پاکیزگی کی جانب متوجہ کیا ہے۔ انہوں نے یہاں بھی اسلام کی حقیقی روح [illegible] دریافت کرنے [illegible]

[illegible]

... کارفرما ہو سکے۔

تصور پاکستان: اسلام یا سیکولرزم؟

آج کل ہماری قومی زندگی میں اس سوال پر بحث کا بازار گرم ہے کہ آیا پاکستان کا تصور ایک اسلامی مملکت کا تصور تھا یا ایک سیکولر سٹیٹ کا۔ یہ بحث مجھے کئی اعتبارات سے غیر ضروری معلوم ہوتی ہے کہ تصور پاکستان کے خالق علامہ محمد اقبال نے اپنے ۱۹۳۰ء کے خطبہ الٰہ آباد میں اس بحث کو غیر ضروری قرار دے دیا تھا۔ علامہ اقبال نے حیرت انگیز پیش بینی کے ساتھ اپنے خطبہ میں یہ سوال اٹھایا تھا اور پھر اس کا مدلل

[illegible] ہے اور انسان واس مادی دنیا میں زندہ رہ کر اور مادی [illegible] میں [illegible] ہندوں [illegible]

"To Islam matter is spirit realising itself in space and time."

"All that is secular is therefore sacred in the roots of its being."

اقبال نے اپنے [illegible] میں وضاحت کرتے ہوئے کہا تھا کہ وہ اس بحث [illegible] مغربی بحث نہ سمجھیں [illegible] معنویت کو پیش نظر رکھیں کیونکہ سیکولرزم یا اسلام [illegible] میں مسلمانوں کی منفرد تہذیبی ہستی کی بقا کا انحصار ہے!

علامہ اقبال نے اپنے خطبہ الہ آباد کے آغاز میں ہی یہ سوال اٹھایا تھا کہ کیا مذہب ایک نجی معاملہ ہے؟ کیا یہ ممکن ہے کہ اسلام محض ایک اخلاقی نصب العین کے طور پر باقی رہے مگر اس کے سیاسی نظام کو متحدہ ہندوستانی قومیت کی تعمیر کی خاطر ترک کر دیں۔ اقبال کے نزدیک یہ سوال برصغیر ہند میں مسلمانوں کے اقلیت میں ہونے کے پیش نظر اور بھی زیادہ سنگین صورت اختیار کر لیتا ہے۔ یورپ میں عیسائیت [illegible] خانقاہی نظام کی صورت [illegible] مادی زندگی اور روحانی زندگی سے الگ کر دیا گیا۔ [illegible] نیکی کا مفہوم ترک نفس اور ترک دنیا سے عبارت ہو کر رہ گیا۔ اس لیے یورپ کے لوگ

[illegible]

"The ethical ideal of Islam, therefore, is organically related to the social order which it has created. The rejection of the one will eventually involve the rejection of the other. Therefore the construction of a polity on national lines, if it means a displacement of the Islamic principle of solidarity, is simply unthinkable to a Muslim. This is a matter which at the present moment directly concerns the Muslims of India."

[illegible]

[illegible]

[illegible] ساتھ ہندوستان کے [illegible]

اقبال نے ہندی مسلمانوں کو جدید معنوں میں ایک قوم قرار دیا۔ انھوں نے [illegible] دیتے ہوئے روحانی ہم آہنگی کو قومیت کی تشکیل [illegible] قدیم زمانے میں جب انسانی تہذیب و شائستگی کے ابتدائی مراحل طے کرنے میں مصروف تھی جغرافیائی [illegible] بنیادوں پر قومیں وجود میں آتی تھیں [illegible] قومیں اپنے روحانی تصورات کے اشتراک [illegible] کی بنیاد پر [illegible] ہیں۔ آج کا انسان جغرافیائی اور نسلی حد بندیوں سے اوپر اٹھ کر روحانی یگانگت [illegible] پہچان قرار دیتا ہے۔ ہندوستان میں

[illegible]

"The life of Islam as a cultural force in [illegible] the problem of India as well as of Asia."

[illegible] نے اس [illegible] صورت حال کا حل ایک [illegible] [illegible]

جداگانہ مسلم قومیت [illegible]

[illegible] چھپائے جانے والے فکری انتشار [illegible]

[illegible] مدنی اس تصور سے کیوں خائف ہیں۔

'Nor should the Muslim leaders and politicians allow themselves to be carried away by the subtle but fallacious argument that Turkey and Iran and other Muslim countries are progressing on national, i.e. territorial lines. The Muslims of India are differently situated. The countries of Islam outside India are practically wholly Muslim in population. The minorities there belong, in the language of the Quran, to the "people of the Book". There are no social barriers between Muslims and the "people of the Book". A Jew or a Christian or a Zoroastrian does not pollute the food of a Muslim by touching it, and the law of Islam allows intermarriage with the "people of the Book". Indeed the first practical step that Islam took towards the realisation of a final combination of humanity was to call upon peoples possessing practically the same ethical ideal to come forward and combine.' (P-190)

علامہ اقبال اس سوال کا جواب یوں دیتے ہیں کہ ترکی اور ایران کے

[illegible]

[illegible] The Muslims of India [illegible]

[illegible]

The wars of Islam and Christianity and later, European aggression in its various forms, could not allow the infinite meaning of this verse to work itself out in the world of Islam. To-day it is being gradually realised in the countries of Islam

in the shape of what is called Muslim Nationalism."(P-190)

[illegible] اور بعدازاں اسلامی ممالک کے خلاف یورپ کی جارحیت کے باعث مسلمانوں اور اہل کتاب کے درمیان [illegible] ہے۔

تصورِ پاکستان اور سرزمینِ پاکستان

اقبال نے اپنے خطبہ الہ آباد میں جہاں اپنے تصور پاکستان کے [illegible] تصور پاکستان کی جغرافیائی [illegible] اقبال وطن سے محبت [illegible] ہندوستانی مسلمانوں کی [illegible] اصل شناخت [illegible] ساتھ ساتھ اقبال [illegible] اقبال نے اپنے اسی خطبہ الہ آباد میں اس خطۂ زمین [illegible] پاکستان [illegible] جغرافیائی اور تہذیبی وحدت کا [illegible] شخصیت پر روشنی ڈالتے وقت اقبال فرماتے ہیں کہ

"In point of life and civilization the Royal Commissioners find it more akin to

Mesopotamia and Arabia than India. The Muslim geographer Mas'udi noticed this kinship long ago when he said "Sind is a country nearer to the dominions of Islam. Sind has her back towards India and face towards Central Asia." (P-186)

یہ خطہ زمین اپنی زندگی اور تہذیب کے اعتبار سے ہندوستان سے دور عراق و عرب سے قریب ہے۔ یہی بات مسلمان جغرافیہ دان مسعودی نے بہت پہلے محسوس کی تھی۔ ان کا خیال یہ ہے کہ سندھ کا رخ وسط ایشیا کی جانب ہے اور ہندوستان اس کے عقب میں ہے۔ جب اقبال نے یہ تجویز پیش کی تو مسلم مملکت کے قیام کو اس علاقے کا آخری مقدر قرار دیا تو یہ جغرافیائی پس منظر بھی ان کے ذہن میں موجود تھا۔

اقبال نے خطبہ الہ آباد میں ہندوستان کو ایک ملک کی بجائے ایک برصغیر قرار دیتے ہوئے ایک چھوٹا سا ایشیا قرار دیا تھا اور اسی بنیاد پر کہا تھا کہ جمہوریت یہاں اس وقت تک نافذ نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس برصغیر کے مختلف ممالک کو خود مختار ریاستوں میں تقسیم نہیں کر دیا جاتا۔

India is Asia in miniature. Part of her people have cultural affinities with nations in the east and part with nations in the middle and west of Asia. (P-168)

چنانچہ انھوں نے لندن کی پہلی راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کے نتائج کو بڑی جرأت کے ساتھ رد کرتے ہوئے انگلستان کے وزیر اعظم کی ہٹ دھرمی کو درج ذیل الفاظ میں تنقید کا نشانہ بنایا تھا۔

"Yet the Prime Minister of England apparently refuses to see that the problem of India is international and not national. Obviously he does not see that the model of British democracy cannot be of any use in a land of many nations."(P-188)

اقبال نے ۱۹۳۰ء کے خطبہ میں کہا تھا۔ برطانوی وزیراعظم جس بات کو حقیقت سے اختلاف سے دیکھ رہے ہیں کہ ہندوستان کا مسئلہ قومی نہیں بلکہ بین الاقوامی ہے۔ برطانوی جمہوریت کا ماڈل ہندوستان میں کام نہیں دے سکتا کیونکہ یہاں ایک نہیں بلکہ بہت سی قومیں آباد ہیں۔ اس سے پہلے ہندوستان میں ایک قوم کا تصور ... تھا ... قومی ... علامہ اقبال کے تصور پر قائداعظم کی قیادت میں پہنچے ... قومی ... تھا۔ اب ... بعد ... قوم میں اپنی قومی آزادی اور خودمختاری کی جدوجہد میں کامیاب ہوئی ہیں۔"

تصور اور تحریک

تصور پاکستان حقیقت میں ہماری تحریک کی قوت کے لیے علامہ اقبال کی نگاہیں گہرے طور پر کرتی تھیں ایک شخص ... شخص ہمارے قائداعظم محمد علی جناح تھے اقبال خود جناح کو ایک اعلیٰ سیاسی قائد کے روپ میں محسوس کیا کرتے تھے۔ اپنی زندگی کے آخری تین برسوں کے دوران قائداعظم سے ان کی فکری ہم آہنگی و رفاقت بہت گہری ہو چکی تھی۔ ایک طویل عرصہ تک فکری تنہائی کا سامنا کرنے کے بعد بالآخر علامہ اقبال فکری رفاقت کی نعمت سے فیض یاب ہوئے اور خوشی میں پکار اٹھے۔

گئے دن کہ تنہا تھا میں انجمن میں
یہاں اب مرے راز داں اور بھی ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... میں بیٹھے مگر رکھا تھا۔

[illegible] ... قائد اعظم نے قرارداد

[illegible] Letters of Iqbal to Jinnah [illegible]

[illegible] ... اقبال کے چند خطوط شائع ... ۱۹۴۸ ...

[illegible] ... مسلم لیگ کی شکست کے سبب ...

بحث بھی کرتے ہیں اور شکست و فتح میں ... کی راہ بھی دکھاتے ہیں

The League will have to finally decide whether it will remain a body representing the upper classes of Indian Muslims or Muslim masses who have so far, with good reason, taken no interest in it. Personally I believe that a political organisation which gives no promise of improving the lot of the average Muslim cannot attract our masses.

Under the new constitution the higher posts go to the sons of upper classes, the smaller ones go to the friends or relatives of the ministers. In other matters too our political institutions have never

thought of improving the lot of Muslims generally. The problem of bread is becoming more and more acute. The Muslim has begun to feel that he has been going down and down during the last 200 years. Ordinarily he believes that his poverty is due to Hindu money lending or capitalism. The perception that it is equally due to foreign rule has not yet fully came to him. But it is bound to come. The atheistic socialism of Jawarharlal is not likely to receive much response from the Muslims. The question therefore is: how is it possible to solve the problem of Muslim poverty? And the whole future of the League depends on the League's activity to solve this question. If the League can give no such promises I am sure the Muslim masses will remain indifferent to it as before. Happily there is a solution in the enforcement of the Law of Islam and its further development in the light of modern ideas. After a long and careful study of

Islamic Law I have come to the conclusion that if this system of law is properly understood and applied, at last the right to subsistence is secured to everybody. But the enforcement and development of the Shariat of Islam is impossible in this country without a free Muslim state or states. This has been my honest conviction for many years and I still believe this to be the only way to solve the problem of bread for Muslims as well as to secure a peaceful India. If such a thing is impossible in India the only other alternative is a civil war which as a matter of fact has been going on for some time in the shape of Hindu-Muslim riots. I fear that in certain parts of the country, e.g. N.-W. India, Palestine may be repeated. Also the insertion of Jawaharlal's socialism into the body-politic of Hinduism is likely to cause much bloodshed among the Hindus themselves. The issue between social democracy and Brahmanism is not

dissimilar to the one between Brahmanism and Buddhism. Whether the fate of socialism will be the same as the fate of Buddhism in India I can not say. But it is clear to my mind that if Hinduism accepts social democracy it must necessarily cease to be Hinduism. For Islam the acceptance of social democracy in some suitable form and consistent with the legal principles of Islam is not a revolution but a return to the original purity of Islam. The modern problems therefore are more easy to solve for the Muslims than for the Hindus. But as I have said above in order to make it possible for Muslim India to solve the problems it is necessary to redistribute the country and to provide one or more Muslim states with absolute majorities. Don't you think that the time for such a demand has already arrived?" (P.16-19)

اقبال نے اپنے اس خط میں لکھا ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ مسلم لیگ یہ فیصلہ کر گزرے کہ وہ بدستور اونچے طبقے کے مسلمانوں کی نمائندہ ہی بنی رہے گی یا مسلمان عوام کے مصائب و مشکلات کے حل کو اپنے پروگرام کا مرکز و محور بنائے گی۔

حواشی

(۱) [illegible]
Thoughts and Reflections of Iqbal [illegible]

(۲) Letters of Iqbal to Jinnah [illegible] شیخ محمد اشرف [illegible] ۱۹۴۲ء [illegible]
ہوئے قوم کے نام علامہ اقبال کے خط کا [illegible]
Foreword [illegible] قائد اعظم محمد علی جناح نے [illegible]

It was a great achievement for Muslim League that its lead came to be accepted by both the masses and the intelligentsia. Sir Muhammad Iqbal played a very conspicuous part, though at the time not revealed to public, in bringing about this consummation. I think these letters are of very great historical importance, particularly those which explain his views in clear and unambiguous terms on the political future of Muslim India. His views were substantially in consonance with my own and had finally led me to the same conclusions as a result of careful examination and study of the constitutional problems facing India and found expression in due course in the united will of Muslim India as adumbrated in the Lahore resolution of the All India Muslim League, popularly known as the "Pakistan Resolution", passed on 23rd March 1940." (P 6-7).

(۳) جناب عبدالحمید [illegible] The Concept [illegible]
[illegible] اپریل / مئی ۱۹۸۱ء کے شمارہ (صفحات ۹ تا ۵۵) میں شائع ہوا تھا۔

اقبال اور اسلامی اتحاد کا جدید تصور

اقبال کے ان تصورات [illegible] تحقیق سے
[illegible] ایک سیاسی [illegible] ہے۔ [illegible] قوری
[illegible] جذباتی [illegible] تک اپنی گرفت میں لے رکھا ہے۔ نتیجہ یہ کہ جب
ہم ان کے یہ شعر پڑھتے ہیں تو [illegible] ہمارے ذہن میں ایک بہت بڑی مسلمان
سلطنت کا تصور ابھرتا ہے۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر

حقیقت یہ ہے کہ اقبال کا سیاسی تحریک کے اس سلطانی (Imperialistic)
تصور سے صرف اور صرف دشمنی کا رشتہ ہے۔ وہ مسلمان ممالک کو آزاد اور خود مختار
دیکھنا چاہتے ہیں اور پھر ان ممالک کے آزادانہ اور رضاکارانہ اتحاد، فکر و عمل کا
خواب دیکھتے ہیں۔ چنانچہ اس مشہور شعر میں انہوں نے اس بات کو مسلمان ممالک کے
باہمی ربط و ضبط سے تعبیر کیا ہے۔

ربط و ضبطِ ملتِ بیضا ہے مشرق کی نجات
ایشیا والے ہیں اس نکتے سے اب تک بے خبر

یہاں اقبال جسے مشرق کی نجات کہتے ہیں وہ مسلمان قوموں کے رضاکارانہ اتحاد
میں دیکھتے ہیں۔ اقبال کی نظر میں مسلمان ممالک کا اتحاد مسلمانوں کے ساتھ ساتھ غیر

[illegible]

[illegible]

[illegible] انسانی اخوت اور مساوات [illegible] تصورات [illegible] انسانی وحدت کی بنیاد بنا [illegible] تصورات کی بنیاد پر ایک یورپ [illegible] جنگ [illegible] اور جغرافیائی قوم پرستی [illegible] اور جغرافیائی وطن پرستی کے ان یورپی تصورات [illegible] اقبال اجتہاد کا راستہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] Symbolic Overlordship سے زیادہ حیثیت [illegible]

[illegible] دینے کی خاطر مذہبی اور سیاسی رہنما پیدا کیے اور پھر اپنے آلۂ کار ان رہنماؤں کی مدد سے سلطنت عثمانیہ کا شیرازہ بکھیر کر رکھ دیا۔ نتیجہ یہ کہ "ہوئی رسوا زمانے میں [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

For the present every Muslim nation must sink into her own deeper self, temporarily focus her vision on herself alone, until all are strong and powerful to form a living family of republics. A true and living unity, according to the nationalist thinkers, is not so easy as to be achieved by a merely symbolical overlordship. It is truly manifested in a multiplicity of free independent units whose racial rivalries are adjusted and harmonized by the unifying bond of a common spiritual aspiration. It seems to me that God is slowly bringing home to us the

…s that Islam is neither Nationalism nor Imperialism but a League of Nations which recognizes artificial boundaries and racial distinctions for facility of reference only and not for restricting the social horizon of its members."[4]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تھا اس وقت ان کی انفرادی اور [illegible] زندگی میں [illegible] انسانی قدر [illegible]

[illegible]

قومیں ان اقدار پر عمل [illegible] اور اٹھ کر [illegible]

[illegible]

قرار دیا ہے۔

[illegible] متعلق چند سوالات کا جواب

[illegible] استعمار کے خلاف مسلمانوں کی بیداری اور بغاوت کی

[illegible] ضرورت انسانوں کو بھی ہے۔ سامراج [illegible]
[illegible]

حواشی

[illegible]
[illegible] 1969ء، (ص [illegible])۔

(۲) [illegible] Letters and Writings of Iqbal (لاہور) 1981ء، (ص 55، 56، 57)

The term Pan-Islamism [illegible] Islam. The phrase was invented [illegible] of the expression Yellow Peril [illegible] in Islamic countries.

There is, however, a sense in which [illegible] Afghani used it. I do not know if he used the same expression, but he actually advised Afghanistan, Persia and Turkey to unite against the aggression of Europe. This was purely a defensive measure and I personally think that Jamaluddin was perfectly right in his view.

But there is another sense in which the word should be used and it does contain the teaching of the Qur'an. In that sense it is not a political project but a social experiment. Islam does not recognise caste or race or colour. In fact Islam is the only outlook [illegible] Muslim world, a question which modern European civilization with all its achievements in science and philosophy has not been able to solve. Pan-Islamism thus interpreted was taught by the [illegible] phrase Pan-Islamism, for Islamism is an expression which completely covers the meaning I have mentioned above.

[illegible]

December 31, 193[illegible]

اقبال کی شاعری میں تصور پاکستان کا عکس

[illegible]

That was a bomb shell for the British as well as the Hindus. Mr. J. W. Wilson, the London Correspondent of the Indian Daily Mail of Bombay said in his despatch dated December 31, 1930 that Ramsay MacDonald was highly displeased with the views expressed by Iqbal. This was followed by a despatch from London published in the Leader of Allahabad in its

issue, dated January 4, 1931. It is stated that the British as well as Indian critics in the Round Table Conference expressed resentment against what it called the scheme made by Iqbal on the North-West Indian constitution, hence silenced on that. Later the Times of India and the Pioneer wrote editorials against Iqbal's proposal. The Tribune of Lahore was of the view that Iqbal had torpedoed all chances for a communal settlement, first by sending a telegram to Muslim delegates protesting against their conditional acceptance of the principle of joint electorate and then by delivering his Presidential address at Allahabad."

یہ وقت کا تقاضا اور ضرورت بن گیا تھا۔ انگریز حکمرانوں اور ہندو لیڈروں نے خطبہ الٰہ آباد میں پیش کی گئی تجویز کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ تنگ نظری اور تعصب سے ہندو اکثریتی تمام اخبارات نے اس کو رد کیا گیا۔ ادھر مسلمان سیاسی رہنما بھی بہت ... ان لوگوں نے اقبال کی تجویز کو زیر غور لانا بھی مناسب نہ سمجھا۔ اس کے برعکس اقبال کی تجویز نے مسلمان قوم میں زندگی کی ایک نئی روح پھونک دی۔ مسلمان ہندوستان کو ... کی راہوں پر گامزن ہوگئے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ اقبال کی شاعری تھی۔ اقبال کی شاعری نے مسلمانان ہند کی روح

[illegible]

دیار مغرب کے رہنے والو! خدا کی بستی دکاں نہیں ہے
کھرا جسے تم سمجھ رہے ہو، وہ اب زر کم عیار ہوگا
تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کرے گی
جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا، ناپائدار ہوگا
[illegible]

[illegible]

اس دور میں مے اور ہے، جام اور ہے جم اور
ساقی نے بنا کی روش لطف و ستم اور
مسلم نے بھی تعمیر کیا اپنا حرم اور
تہذیب کے آزر نے ترشوائے صنم اور

ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے
جو پیرہن اس کا ہے، وہ مذہب کا کفن ہے

یہ بت کہ تراشیدۂ تہذیب نوی ہے
غارت گر کاشانۂ دین نبوی ہے
بازو ترا توحید کی قوت سے قوی ہے
اسلام ترا دیس ہے تو مصطفوی ہے

نظارۂ دیرینہ زمانے کو دکھا دے
اے مصطفوی خاک میں اس بت کو ملا دے!

[illegible]

[illegible]

بوئے گل لے گئی بیرون چمن راز چمن
کیا قیامت ہے کہ خود پھول ہیں غماز چمن
عہد گل ختم ہوا ٹوٹ گیا ساز چمن
اڑ گئے ڈالیوں سے زمزمہ پرداز چمن
ایک بلبل ہے کہ ہے محو ترنم اب تک
اس کے سینے میں ہے نغموں کا تلاطم اب تک

قمریاں شاخ صنوبر سے گریزاں بھی ہوئیں
پتیاں پھول کی جھڑ جھڑ کے پریشاں بھی ہوئیں
وہ پرانی روشیں باغ کی ویراں بھی ہوئیں

قلب میں سوز نہیں روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغامِ محمد ﷺ کا تمہیں پاس نہیں

[illegible]

[illegible]

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسمِ محمد ﷺ سے اجالا کر دے

عقل ہے تیری سپر عشق ہے شمشیر تری
مرے درویش! خلافت ہے جہانگیر تری
ماسوی اللہ کے لیے آگ ہے تکبیر تری
تو مسلماں ہو تو تقدیر ہے تدبیر تری
کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اسی زمانے کی ایک اور نظم "مذہب" میں اقبال اسلامیان ہند کو اپنی جداگانہ قومیت کا احساس یوں دلاتے ہیں۔

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی ﷺ
ان کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار
قوتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری
دامنِ دیں ہاتھ سے چھوٹا تو جمعیت کہاں
اور جمعیت ہوئی رخصت تو ملت بھی گئی

اپنی فارسی مثنویوں [illegible] اسرار خودی اور رموز بے خودی [illegible] میں انھوں نے مسلمان قومیت کا عقیدہ قرآن حکیم و سیرت نبوی کی روشنی میں حل کیا اور

[illegible]

[illegible] اردو اور فارسی شاعری [illegible] اسلامیان ہند

[illegible]

The lesson that past experience has brought to you must be taken to heart. Expect nothing from any side. Concentrate your whole ego on yourself alone, and ripen your clay into real manhood if you wish to see your aspirations realized. Our ideal is well defined. It is necessary in the light of this ideal to rouse the progressive forces of the community and to organise their hitherto dormant energies. The flame of life cannot be borrowed from others; it must be kindled in the temple of one's own soul. This requires earnest preparation and a relatively permanent programme. Let then the fire of youth mingle with the fire of

[illegible]
and to create a new world of actions for
our future generations. Your immediate
[illegible]
the kind of self-sacrifice without which no
self-respecting people can live an
honourable life. The most critical moment
[illegible]
arrived. Do your duty or cease to exist."

[illegible]

[illegible] دنیا کا عمل ظہور ابھی تک نہیں ہوا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سے عبارت [illegible] قرآنی [illegible] معاشرت کا بیان [illegible]
سے [illegible] پاکستان کا مثالی خاکہ ہے۔ سید جمال الدین افغانی اس مثالی [illegible]
[illegible] چار بنیادی علامت پر روشنی ڈالتے ہیں۔

۱۔ خلافت آدم

قرآنی معاشرہ [illegible] سے عبارت ہے۔ ہر چند یہ معاشرہ [illegible] زمان و مکان [illegible] اساس آفاقی اور ابدی اصولوں پر قائم ہے۔ ابن آدم عشق کے بھیدوں میں سے ایک بھید ہے۔ چونکہ سر عشق لازمانی اور لامکانی ہے اس لیے اس معاشرے میں ہنگامی، وقتی اور مقامی سرگرمیوں کو بھی دوامی، ابدی اور آفاقی اصولوں کے پیش نظر [illegible] جاتا ہے۔

کہ [illegible] شرق و غرب [illegible] غروب
در مدارش نے شمال و نے جنوب
او امام و او صلوات و او حرم
او مداد و او کتاب و او قلم!

[illegible]

"Neither in ancient India nor even in the days of the M[illegible] the sovereign [illegible] universal [illegible]. This is the [illegible] aspect of the matter. The fact [illegible] this country the sovereign never [illegible] such rights. We are told that the Mughals claimed such rights but the people of the Punjab owned and possessed the land of this country long before the race of Babar entered into history [illegible] the unmistakable lesson [illegible] which is that Crowns come and go the people alone are immortal."[13]

[illegible] مختلف اور متنوع انداز میں جاگیرداری نظام کی [illegible] [illegible] مزارع و مالک کے درمیان حق ملکیت [illegible]

[illegible]

قرآن حکیم کی رو سے پاکستان میں زرعی اراضی پر حکومت کا حق [illegible] اراضی پاکستان کے [illegible] ملکیت [illegible] اپنے [illegible] پیداوار [illegible] ان میں سے [illegible] زمین کاشت [illegible] اس کی پیداوار پر [illegible] کا حق ہے۔ [illegible] پیداوار کی طرح زرعی اراضی کا تعلق [illegible] جس نے اراضی پر محنت کرنے والوں کو یہ اراضی بطور امانت دے رکھی ہے تاکہ وہ اس کے ثمرات سے فیضیاب ہو سکیں۔

۴۔ حکمت خیر کثیر است

[illegible] قرآن میں علم و حکمت کو خیر کثیر قرار دیا گیا ہے اور علم و حکمت کی تلاش و جستجو کو فرض قرار دیا گیا ہے۔ علم و حکمت جہاں سے بھی ملے، جس ذریعے سے بھی حاصل ہو [illegible] اپنا گمشدہ مال سمجھے۔ علم [illegible] نور ہے [illegible] ابلیس کی صحبت میں [illegible] جاتا ہے۔ اس لیے طالب علم کو چاہیے کہ وہ علم اور عشق کو باہم [illegible] تاکہ علم انسانیت کے لیے [illegible] اور نور علیٰ نور ہے۔ اس عمل کی مشکلات کی جانب اشارہ کرتے وقت اقبال کہتے ہیں۔

کشتن ابلیس کارے مشکل است
زانکہ او گم اندر اعماق دل است[1]

امیدیں میری، جستجو میں میری

میری فطرت آئینہ روزگار

غزالان افکار کا مرغزار

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تحریک پاکستان کے بیشتر مورخین اقبال کی شاعری سے نا آشنا ہیں۔ [illegible]
تحریک پاکستان میں اقبال کی فکری قیادت سے [illegible]
کی شاعری سے استفادہ ضروری نہیں سمجھتے۔ نتیجہ یہ کہ ان کی تاریخی تحقیق ۱۹۳۰ء
سے شروع ہوتی ہے اور ۱۹۴۷ء پر ختم ہو جاتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مورخین
پورے اقبال کو پڑھیں۔ ان کی شاعری، ان کے فلسفہ اور ان کے سیاسی فکر و عمل کو
اولیت دیں۔ [illegible] تحریک پاکستان کے مورخین کی بنیادی ضرورت ہے۔ اس ضرورت کو
پورا کیے بغیر نہ تو تصور پاکستان کی پوری معنویت کو سمجھا جا سکتا ہے اور نہ ہی تحریک
پاکستان کی فکری اساس سے مکمل شناسائی حاصل کی جا سکتی ہے۔ دیکھنا چاہیے کہ
ہمارے مورخین شعر و ادب اور فلسفہ و حکمت کی دنیا میں کب قدم رکھتے ہیں؟

حواشی

۱۔ [illegible] History of the Idea of Pakistan [illegible]

[illegible]

۲۔ [illegible] Thoughts and Reflections of Iqbal [illegible]

[illegible]

۳۔ [illegible] Thoughts and Reflections of Iqbal [illegible]

۴۔ [illegible] History of the Idea of Pakistan [illegible]

[illegible]

1. Some of us met Dr. Mohammad Iqbal a number of times and discussed with him the political and organizational matters. While framing the constitution, we were on the horns of a [illegible] came out with the proposal that we set as our goal the [illegible]

2. The Quaid-e-Azam [illegible] But he had [illegible] his support." (P.96)

اقبال اور سلطانئ جمہور کا اسلامی تصور

[illegible]

[illegible]

عمل چند روحانی اصولوں اور قدروں کے تابع ہوں۔ جو سیاست اخلاقی احساسات [illegible]

[illegible]

Politics have their roots in the spiritual life of man. It is my belief that Islam is not a matter of private opinion. It is a society. It is

[illegible]

[illegible]

"There is no aristocracy in Islam. The noblest among you," says the Prophet, "are those who fear God most." There is no privileged class, no priesthood, no caste system. Now, this principle of the equality of all believers made early Musalmans the greatest political power in the world. Islam worked as a levelling force; it gave the individual a sense of his inward power; it elevated those who were socially low. The elevation of the down trodden was the chief secret of the Muslim political power in India."[2]

[illegible]

"The Prophet of Islam seems to stand between the ancient and the modern world. In so far as the source of his revelation is concerned he belongs to the ancient world; in so far as the spirit of his revelation is concerned he belongs to the modern world. In him life discovers other sources of knowledge suitable to its new direction. The birth of Islam is the birth of inductive intellect. The abolition of priesthood and hereditary kingship in Islam, the constant appeal to reason and experience in the Qur'an, and the emphasis that it lays on Nature and History as sources of human knowledge, are all different aspects of the same idea of finality." (۳)

اقبال کا کہنا ہے کہ جس وقت مسلمانوں نے دین کو مکمل کرنے کے ساتھ ہی

[illegible]

"It is clear that the fundamental principle laid down in the Quran is the principle of election, the details of the translation of this principle into a workable scheme of Government is left to be determined by other considerations. Unfortunately, however, the idea of election did not develop on strictly democratic lines and the Muslim conquerors consequently failed to do anything for the political improvement of Asia."(۴)

(۵) "Divine Right to Rule" [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ملوکیت کی طویل صدیوں کے دوران اجماع کا سیاسی [illegible]
شہنشاہیت [illegible] (Republicanism) [illegible]
[illegible] اور مسلمان معاشروں میں [illegible]
[illegible]

اسلام میں اجتہاد کی اہمیت پر روشنی ڈالتے وقت انہوں نے [illegible]
[illegible] قانونی تصور [illegible] اس بات پر [illegible]
مسلمانوں نے اجماع کے تصور کی عملی اہمیت کو ہمیشہ نظر انداز کیے رکھا

It is, however strange that this important notion, while invoking great academic discussions in early Islam,

[illegible] assumed the form of a permanent [illegible] Possibly its transformation into a [illegible] might become too powerful [illegible]

[illegible]

The transfer of the power of [illegible] from individual representatives of schools to a Muslim legislative assembly which, in

view of the growth of opposing sects, is the only possible form Ijma can take in modern times, will secure contributions to legal discussion from laymen who happen to possess a keen insight into affairs. In this way alone can we stir into activity the dormant spirit of life in our legal system and give it an evolutionary outlook. In India, however, difficulties are likely to arise for it is doubtful whether a non-Muslim legislative assembly can exercise the power of Ijtihad.

یہاں وہ یہ تجویز پیش کرتے ہیں۔ یعنی یہ کہ اقبال قانون سازی کے عمل میں عام مسلمانوں کی شمولیت کو بھی ضروری اور مستحسن قرار دیتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ انہیں ہندی مسلمانوں کی مخصوص اقلیتی صورت حال کے بارے میں تشویش ہے۔ ان کی سوانح میں ہے کہ اس خطبہ میں وہ اپنے آپ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ جہاں قانون ساز اسمبلی میں مسلمانوں کی اقلیت ہو وہاں صحیح قانون سازی کا عمل کیسے جاری رہ سکتا ہے؟ نہیں رہ سکتا۔ تو پھر کیا کیا جائے؟ ایک جداگانہ آئین ساز اسمبلی قائم کی جائے۔ مگر اس اسمبلی کو وجود میں لانے کے لئے ایک جداگانہ مسلم مملکت ضروری ہے۔ کیا اس مسلم مملکت کا قیام دائرہ امکان میں ہے؟ اقبال اس سوال پر مسلسل غور و فکر میں مصروف رہے۔ چنانچہ فقط دو سال کے بعد انہوں نے برصغیر میں جداگانہ مسلم مملکت کا تصور پیش کر دیا۔ یہ اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ اقبال کے تصور کا پاکستان ایک عوامی جمہوری پاکستان ہے۔

[illegible] جمہوری تماشا [illegible] واضح [illegible]
جاتے ہیں

ہے [illegible] پوشیدہ [illegible] جمہوری تماشا [illegible]
[illegible] نیت [illegible] پیچیدگی

[illegible] مغرب [illegible] مغربی جمہوریت [illegible]
[illegible] سب [illegible] ہیں

ہے وہی سازِ کہن مغرب کا جمہوری نظام
جس کے پردوں میں نہیں غیر از نوائے قیصری
دیوِ استبداد جمہوری قبا میں پائے کوب
تو سمجھتا ہے یہ آزادی کی ہے نیلم پری
مجلسِ آئین و اصلاح و رعایات و حقوق
طبِ مغرب میں مزے میٹھے اثر خواب آوری
گرمیِ گفتارِ اعضائے مجالس الاماں
یہ بھی اک سرمایہ داروں کی ہے جنگِ زرگری
اس سرابِ رنگ و بو کو گلستاں سمجھا ہے تو
آہ اے ناداں قفس کو آشیاں سمجھا ہے تو

ان اشعار پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے یہ اندازہ ہو جاتا ہے۔ جناب [illegible] مغربی جمہوریت پر سب سے بڑا اعتراض یہ ہے [illegible] شاہی سے جمہوری [illegible] جمہوریت کی [illegible] گر اس کے باطن میں [illegible] دیو استبداد رقص کر رہا ہے۔ مغرب کا یہ جمہوری نظام سرمایہ داروں کی جنگ زرگری سے عبارت ہے۔ درحقیقت یہ ایک رنگین قفس ہے جو ظاہر میں آنکھ کو گلستاں نظر آتا ہے۔ جب مسافر اس گلستاں تک رسائی حاصل کرتا ہے تب اُسے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تو ایک قفس ہے۔

[illegible]

ہم نے خود شاہی کو پہنایا ہے جمہوری لباس
جب ذرا آدم ہوا ہے خود شناس و خود نگر
کاروبار شہریاری کی حقیقت اور ہے
یہ وجود میر و سلطاں پر نہیں ہے منحصر
مجلس ملت ہو یا پرویز کا دربار ہو
ہے وہ سلطاں، غیر کی کھیتی پہ ہو جس کی نظر
تو نے کیا دیکھا نہیں مغرب کا جمہوری نظام؟
چہرہ روشن، اندروں چنگیز سے تاریک تر!

[illegible]

تری حریف ہے یارب! سیاست افرنگ
مگر ہیں اس کے پجاری فقط امیر و رئیس
بنایا ایک ہی ابلیس آگ سے تو نے
بنائے خاک سے اس نے دو صد ہزار ابلیس

[illegible]

[illegible]

"The democracy of Europe, overshadowed by socialistic agitation and anarchical fear, originated mainly in the economic regeneration of European societies. The democracy of Islam did not grow out of the extension of economic opportunity; it is a spiritual principle based on the assumption that every human being is a centre of latent power, the possibilities of which can be developed by cultivating a certain type of character. Out of the plebeian material, Islam has formed men of the noblest type of life and power."[٨]

[illegible]

"Equipped with penetrative thought and fresh experience the world of Islam should courageously proceed to the work of reconstruction before them. This work of reconstruction, however, has a far more serious aspect than mere adjustment to modern conditions of life. Humanity needs three things to-day ___ a spiritual interpretation of the universe, spiritual emancipation of the individual, and basic principles of a universal import directing the evolution of human society on a spiritual basis."(9)

[illegible]

روحانی نجات اور انسانی معاشرے کو روحانی نصب العین پیش کرنے کے لیے آفاقی اصولوں کی اشد ضرورت ہے۔ اسلامی فکر کی تعمیر اسی ضرورت کو پورا کر سکتی ہے۔

"In view of the basic idea of Islam that there can be no further revelation binding on man, we ought to be spiritually one of the most emancipated peoples on earth. Early Muslims emerging out of the spiritual slavery of pre-Islamic Asia were not in a position to realize the true significance of this basic idea. Let the Muslim of to-day appreciate his position, reconstruct his social life in the light of ultimate principles, and evolve, out of the hitherto partially revealed purpose of Islam, that spiritual democracy which is the ultimate aim of Islam."(*)

اقبال کے نزدیک اسلام کا سیاسی نظام روحانی جمہوریت سے عبارت ہے۔ اسلام کا مقصود ایک ایسے معاشرہ کا قیام ہے جس کی نمایاں ترین پہچان ہر مذہب و ملت سے وابستہ افراد کے عقیدہ و عمل کا احترام ہے۔ اگر حکمت افرنگ کا مقصود تفریق بین ہے تو اسلام کا مقصود ہے [illegible] وہ حکمت فرنگ نے دین اور سیاست کی جدائی سے افراد اور قوموں میں نزاعات کا تسلسل روا رکھا جبکہ اسلام دین اور سیاست کی یکجائی سے انسانی حریت و مساوات کو انسانی معاشرہ کا جلی عنوان بنا دینے کا داعی ہے۔ اقبال نے اسلام میں دین و سیاست کے امتزاج کا مفہوم اپنی نظم "دین و

حواشی

(۱) [illegible]
[illegible] (ص ۹۹)

(۲) ایضاً۔ (ص ۷۳۔۷۴)۔

(۳) [illegible]
[illegible] (ص ۱۰۰۔۱۰۱)

(۴) [illegible] (مرتب)، (ص ۷۔)

(۵) محمد اقبال، "Stray Reflections" [illegible]
[illegible]

(۶) [illegible]
[illegible]
humanity."

(۷) [illegible] "The Reconstruction" [illegible]

(۸) محمد اقبال، "Stray Reflections" (ص ۱۳۹)

(۹، ۱۰) محمد اقبال، "The Reconstruction" (ص ۱۳۳)

اقبال کی حکمت اور حکمت عملی

[illegible]

[illegible] Eternal Recurrence [illegible]

[illegible] Perpetual Becoming [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (Perpetual change [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] فرق کرنا بھول جاتے ہیں۔ حکمت [illegible] کہ حکمت [illegible] اصولوں پر [illegible] حکمت عملی [illegible] کا بنیادی تقاضا ہے۔ (1)

[illegible] 1947 [illegible] جو حکمت عملی [illegible] کام نہیں دے سکتی۔ اس حکمت عملی کے بنیادی [illegible] جداگانہ انتخابات اور زیادہ سے زیادہ صوبائی خودمختاری [illegible] جداگانہ مسلم قومیت [illegible] کے لیے جداگانہ انتخابات بھی ناگزیر تھے اور

[illegible]

[illegible]

"The Prime Minister of England apparently refuses to see that the problem of India is international and not national. He is reported to have said that his Government would find it difficult to submit to Parliament proposals for the maintenance of separate electorates since joint electorates were much more in accordance

with British democratic sentiments. [illegible] of British democracy cannot be of any use [illegible] system of separate electorates is only a poor substitute for a territorial solution of the problem

[illegible]

"Nationalism in the sense of love of one's country and even readiness to die for its honour is a part of the Muslim's faith; it comes into conflict with Islam only when it

begins to play [illegible] and claims to be a principle of human solidarity [illegible] recede to the background of a mere private opinion and cease to be a living factor in the national life. In Turkey, Iran, Egypt and other Muslim countries it will never become a problem. In these countries Muslims constitute an overwhelming majority and their [illegible] Christians and Zoroastrians [illegible] the law of Islam [illegible] Book" or "like the People of the Book" [illegible] whom the law of Islam allows free social relations including matrimonial alliances. It becomes a problem for Muslims only in countries where they happen to be in a minority, and nationalism demands their complete self-effacement. In majority countries Islam accommodates nationalism; for there Islam and nationalism are practically identical; in minority countries it is justified in seeking self-determination as

a cultural unit. In either case, it is thoroughly consistent with itself."[13]

[illegible]

Ijtihad." (Edition, 1996, Lahore. P.117)

[illegible] "Thoughts and Reflections [illegible]

[illegible]

اقبال اور ہمارا قومی مقدر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

But is it not true, you will say, that a

most degrading type of Fatalism has prevailed in the world of Islam for many centuries.' This is true, and has a history behind it which requires separate treatment. It is sufficient here to indicate that the kind of Fatalism which the European critics of Islam sum up in the word Qismat was due partly to philosophical thought, partly to political expediency, and partly to the gradually diminishing force of the life-impulse, which Islam originally imparted to its followers. The practical materialism of the opportunist Umayyad rulers of Damascus needed a peg on which to hang their misdeeds at Karbala, and to secure the fruits of Amir Mu'awiyah's revolt against the possibilities of a popular rebellion. Ma'bad is reported to have said to Hasan of Basra that the Umayyads killed Muslims, and attributed their acts to the decrees of God. 'These enemies of God', replied Hasan, 'are liars.' Thus arose, in spite of open protests by Muslims divines, a

[illegible] and the constitutional theory known as the "accomplished fact" in order to support vested interests."[1]

[illegible] مستبد اور جابر حکمرانوں نے اپنے [illegible]

"Pure time, then, as revealed by a deeper analysis of our conscious experience is not a string of separate, reversible instants, it is an organic whole in which the past is not left behind, but is moving along with, and operating in, the present. And the future is given to it not as lying before, yet to be traversed; it is given only in the sense that it is present in its nature as an open possibility. It is time regarded as an organic whole that the Qur'an describes as Taqdir or the destiny — a word which has been so much misunderstood both in and outside the

world of Islam. Destiny is time regarded as prior to the disclosure of its possibilities (4)

[illegible] باد سازگار، آبیاری اور محنت کے ساتھ وہی [illegible] مسلسل ترقی کرتا چلا جاتا ہے [illegible] قوموں کے مقدر کا [illegible] کے ساتھ محنت کرتے ہوئے مسلسل بڑھتے [illegible] ان قوموں کا مستقبل بھی مسلسل سنورتا چلا جاتا ہے۔ جو افراد اور قومیں محنت، مشقت اور جدوجہد مسلسل سے کام نہیں لیتیں ان کی مثال اس بیج کی سی ہے جو زمین کے اندر ہی مر کر رہ جاتا ہے۔

علامہ اقبال کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ انسان کا مقدر اس کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ انسان اپنے مقدر کی خرابی کی ذمہ داری خدا پر نہیں ڈال سکتا۔ اس خرابی کا ذمہ دار وہ خود ہے۔ چنانچہ اقبال نے اپنے فلسفہ اور اپنی شاعری ہر دو میدانوں میں مقدر پرستی کے اس تصور کی تردید بڑے مؤثر انداز میں کی ہے۔ اقبال نے فلسفیانہ سطح پر بھی منطقی دلائل کے ساتھ مقدر پرستی کی تردید کی ہے اور اپنی شاعری کے فیضان سے بھی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (۳)

[illegible] اپنے صدارتی کلمات میں انہوں نے اعتراف کیا کہ:

[illegible]

[illegible]

دیا اقبال نے ہندی مسلمانوں کو سوز اپنا
یہ اک مرد تن آساں تھا تن آسانوں کے کام آیا

[illegible] اور بھی زیادہ پختہ ہو جاتا تھا۔ چنانچہ وہ عمر بھر بڑے استقلال کے ساتھ قومی آزادی کی جدوجہد میں فکری اور عملی طور پر شریک رہے۔ جب انھوں نے شعور کی آنکھ کھولی تو انھیں گردوپیش کی زندگی پر غلامی کے بھیانک اثرات کارفرما نظر آئے۔ ان کے دل میں قوم کی بے حسی اور بے عملی کا رنج اس قدر شدید تھا کہ انھوں نے اپنی ایک مختصر نظم میں اپنی ذات پر اللہ میاں کے لطف و عنایت کا شکر ادا کرنے کے بعد یہ گلہ کرنا بھی ضروری سمجھا:

لیکن مجھے پیدا کیا اس دیس میں تو نے
جس دیس کے بندے ہیں غلامی پہ رضامند!

اقبال نے غلامی کی اس تیرہ و تار فضا میں اپنی فنی و فکری جدوجہد اس عزم و استقلال کے ساتھ شروع کیا تھا کہ۔

تصورِ پاکستان ایک انقلابی تصور ہے۔ یعنی سماجی اور معاشی جمہوریت کا قیام۔ تصور نے ان کو جب پہ قدم نے عروج پاکستان سے صرف چند برس بعد ہی ان میں فوجی آمریت قائم ہو گئی۔ فوجی آمریت سماجی انصاف کی ضد ہے۔ تصورِ پاکستان آمریت کے تسلط کی اجازت نہیں دیتا۔ اس لیے آمروں نے اپنے گروہی مفادات کے تحفظ کی خاطر تصورِ پاکستان کو مسخ کرنا شروع کر دیا۔

ضیاء الحق کے دورِ اقتدار میں مطالعۂ پاکستان کو لازمی مضمون کی حیثیت سے نصاب میں جاری کیا گیا۔ لازمی مضمون کے لیے نصابی کتب جو مرتب کرائی گئیں ان کتابوں میں تصورِ پاکستان کی بجائے نظریۂ پاکستان کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے۔ نظریۂ پاکستان کو درج ذیل الفاظ میں متعارف کرایا گیا:

> "ہم جانتے ہیں اسلامی معیار اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہوتے ہیں۔ مسلمان قوم کا یہی نظریۂ حیات ہے اور یہی پاکستان کی اساس ہے۔ پاکستان ایک نظریے کی بنیاد پر قائم ہوا ہے اور یہ نظریہ مسلمانوں کا دین اسلام ہے۔ یہی نظریۂ پاکستان کا مفہوم ہے۔ جو سیاسی، مذہبی، معاشرتی غرضیکہ پوری زندگی کا تقاضا اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق ہو اور ہر معاملے میں رہنمائی قرآن اور سنت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل کی جائے۔"(۵)

یہ فقط اوپر دیے گئے اقتباس پر ہی موقوف نہیں بلکہ ساری کی ساری کتاب میں اور خصوصاً "قیامِ پاکستان" کے باب میں بڑی محنت اور کمال ذہانت کے ساتھ فکری انتشار کا سامان مہیا کیا گیا ہے۔ اس درسی کتاب میں نظریۂ پاکستان کی وضاحت یوں کی گئی ہے:-

> "پاکستان ایک نظریے کی بنیاد پر قائم ہوا ہے۔ یہ نظریہ مسلمانوں کا دینِ اسلام ہے۔ یہی نظریۂ پاکستان کا مفہوم ہے۔"

[illegible]

[illegible]

[illegible] پیش کرتے ہیں تو غلط ہے؟ اس سوال کا جواب بہت آسان ہے۔ حقیقی تصورِ پاکستان، جمہوریت، معاشی انصاف، سیاسی آزادی اور قومی خود مختاری کے جدید انسانی تصورات سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ یہ تصورات ہمارے حکمران طبقے کے مخصوص مفادات کے لیے موت کا پیغام ہیں، وہ موت سے کیوں نہیں ڈرتے؟

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
آزادی اور اجتماعی مقدر کا ستارہ ڈھونڈ رہے ہیں۔

حواشی

[illegible] 1996ء، (صفحہ ۳۸)۔

(۲) ایضاً، (صفحہ ۴۰،۳۹)۔

[illegible]

[illegible]

آپ ہمارے کتابی سلسلے کا حصہ بن سکتے
ہیں مزید اس طرح کی شاندار، مفید
اور نایاب کتب کے حصول کے لئے
ہمارے وٹس ایپ گروپ کو جوائن کریں

ایڈمن پینل

03478848884 عبداللہ عتیق
03340120123 سدرہ طاہر
03056406067 حسنین سیالوی

اقبال اور معاشی انصاف کی تلاش

[illegible]

[illegible] سے خوف کھاتے ہیں۔ [illegible] "بال جبریل" [illegible] ایم اے اردو کے نصاب میں شامل تھی اس زمانے میں بھی اس نظم کو ادبیات اردو کے نصاب سے باہر رکھنے کا جرم کر لیا گیا تھا۔

سوال یہ ہے کہ پاکستان میں تہذیب و سیاست کے ارباب بست و کشاد [illegible] پاکستان کی اسلامی تہذیب [illegible] اس نظم و [illegible] شپ کی نذر کیوں

[illegible] مغرب [illegible] [illegible] تہذیب [illegible] پہنچ [illegible]

محرم نہیں فطرت کے سرود ازلی سے
بینائے کواکب ہو کہ دانائے نباتات
یورپ میں بہت روشنی علم و ہنر ہے
حق یہ ہے کہ بے چشمۂ حیواں ہے یہ ظلمات
یہ علم، یہ حکمت، یہ تدبر، یہ حکومت
پیتے ہیں لہو، دیتے ہیں تعلیم مساوات
بے کاری و عریانی و مے خواری و افلاس
کیا کم ہیں فرنگی مدنیت کے فتوحات
وہ قوم کہ فیضان سماوی سے ہو محروم
حد اس کے کمالات کی ہے برق و بخارات

ایک [illegible] تہذیب کی [illegible] میں ترقی کا [illegible] [illegible] فرنگی مدنیت نے ایک طرف سے بے کاری، افلاس [illegible] دوسری جانب عریانی [illegible] ایک پسندیدہ [illegible] [illegible] تہذیب کی غارت گری کے خلاف فریاد کرتا ہے۔

اک بات اگر مجھ کو اجازت ہو تو پوچھوں
حل کر نہ سکے جس کو حکیموں کے مقالات
جب تک میں جیا خیمۂ افلاک کے نیچے
کانٹے کی طرح دل میں کھٹکتی رہی یہ بات
گفتار کے اسلوب پہ قابو نہیں رہتا

حقیقت و بڑی خوبی کے ساتھ نمایاں کرتے ہیں کہ "رند، فقیہ، میر، پیر" سبھی خلق خدا
پر جبر و استبداد کے پہرہ داروں میں شامل ہو گئے ہیں۔ گویا وہ مذہب جو
خلق خدا کو جبر و استبداد سے نجات دلانے کے لیے آیا تھا آج ان اداروں نے جبر و
استبداد کا دستگیر اور خلق خدا کا دشمن بنا کر رکھ دیا ہے۔ "دانش و دین" اور "علم و فن" خدا
کی بندگی کی بجائے ہوس کی پوجا میں مشغول ہیں۔ اب وقت آ گیا ہے کہ عشق کی تلوار
نیام سے باہر آئے اور خلق خدا کو ظلم و ستم اور جبر و استبداد سے نجات دلائے۔

[illegible] فرشتوں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] فرمان خدا فرشتوں سے [illegible]

اٹھو مری دنیا کے غریبوں کو جگا دو
کاخِ امرا کے در و دیوار ہلا دو
گرماؤ غلاموں کا لہو سوزِ یقیں سے
کنجشکِ فرومایہ کو شاہیں سے لڑا دو
سلطانیِ جمہور کا آتا ہے زمانہ
جو نقشِ کہن تم کو نظر آئے مٹا دو
جس کھیت سے دہقاں کو میسر نہیں روزی
اس کھیت کے ہر خوشۂ گندم کو جلا دو
کیوں خالق و مخلوق میں حائل رہیں پردے
پیرانِ کلیسا کو کلیسا سے اٹھا دو
حق را بسجودے، صنماں را بطوافے
بہتر ہے چراغِ حرم و دیر بجھا دو
میں ناخوش و بیزار ہوں مرمر کی سلوں سے
میرے لیے مٹی کا حرم اور بنا دو
تہذیبِ نوی کارگہِ شیشہ گراں ہے
آدابِ جنوں شاعرِ مشرق کو سکھا دو

[illegible]
[illegible] فقط چاہا تھا یوں ہو جائے [illegible]
[illegible] "لا" کی منزل سے آگے بڑھ کر الا اللہ [illegible] تک پہنچے۔ سوال یہ ہے

[illegible]

[illegible] آجائے گی۔ چنانچہ اقبال سرمایہ دارانہ استعمار کی شکست و ریخت میں اشتراکی روس کے کردار کو اسلامی انقلاب کا پیش خیمہ سمجھتے تھے۔

اقبال کی اس آرزومندی کو فلسفیانہ انداز میں سمجھنا ہو تو ہمیں اقبال کی کتاب "پس چہ باید کرد اے اقوام شرق" کا وہ باب پڑھنا چاہیے جس میں کلمہ طیبہ کی تفسیر کی گئی ہے۔ لا الہ الا اللہ کے زیر عنوان اقبال لا اور الا کو نفی اور اثبات کی منزلیں قرار دیتے ہیں۔ جھوٹے خداؤں کی نفی کے بغیر سچے خدا کا اثبات ناممکن ہے۔ اشتراکی روس نے فرنگی تہذیب کے اندر بندگی اور خواجگی کے درمیان جنگ برپا کر دی تھی۔ اقبال نے سرمایہ داری اور اشتراکیت کے درمیان اس جنگ کے اہم مقامات "پیام مشرق" میں پیش کیے ہیں۔ یوں تو انھوں نے فلسفی اور مزدور،

[illegible] قسمت [illegible] سے [illegible] کا [illegible] آج [illegible]
کی بات ہے [illegible] شعوری [illegible] جس [illegible] میں [illegible] اپنے [illegible]
[illegible] تقدیر [illegible] سبق [illegible]
[illegible] میں [illegible] ہے۔ اقبال کہتے ہیں۔
[illegible] نے یورپ میں جہاں [illegible] مقدر خود سنوارنے کا درس دیا ہے
وہاں مزدوروں و سرمایہ داری نظام کے خلاف [illegible] انہیں کے سامنے "لا" کا نعرہ بلند
[illegible] ہے۔ انہیں نظام [illegible] خدائے واحد [illegible] کا اولین مرحلہ
ہے۔ اس [illegible] "لا" کی [illegible] فرماتے ہیں

هم چنان بینی که در دور فرنگ
بندگی با خواجگی آمد بجنگ
روس را قلب و جگر گردید خون
از ضمیرش حرف لا آمد برون
آن نظام کهنه را برهم زدست
تیز نیشی بر رگ عالم زدست
کرده ام اندر مقاماتش نگه
لا سلاطین لا کلیسا لا اله
فکر او در تندباد لا بماند
مرکب خود را سوی الا نراند
آیدش روزی که از زور جنوں
خویش را زین تندباد آرد بروں
در مقام لا نیاساید حیات
سوی الا می خرامد کائنات
لا و الا ساز و برگ امتان

[illegible]

[illegible] سید جمال الدین افغانی [illegible]

[illegible] بھجواتے ہیں۔ اس پیغام کا لب لباب بھی

[illegible]

[illegible]

پائے خود محکم گزار اندر نبرد
ملتے می خواہد ایں دنیائے پیر
آنکہ باشد ہم بشیر و ہم نذیر
باز می آئی سوئے اقوام شرق
بستہ ایام تو با ایام شرق

[illegible] ہے۔ چنانچہ اقبال کی نظم بارگاہ خداوندی میں شیطان [illegible] [illegible] [illegible] جاتے ہیں [illegible] فرشتوں [illegible] [illegible] فرمان جاری [illegible] دیتے ہیں۔

[illegible] خدا کے فرمان [illegible] [illegible] [illegible] سے [illegible] طبقات کے لیے یوم حساب کا حکم رکھتا ہے ان کے [illegible] [illegible] چنانچہ فرشتوں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کر رکھ دے اور یوں دنیا میں معاشی [illegible] ہو۔

علامہ اقبال نے [illegible] آزاد کرنے اور [illegible] معیشت [illegible] [illegible] ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر انھوں نے آل انڈیا مسلم کانفرنس کے ۱۹۳۲ء کے [illegible] اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے یہ تک کہہ دیا تھا کہ برصغیر میں اسلام کا مستقبل مسلمانوں کی آزادی پر منحصر ہے۔ انھوں نے مسلمان نوجوانوں کی قوت عمل کو مہمیز دیتے ہوئے ملک بھر میں یوتھ لیگز اور کلچرل سنٹر کے قیام کا مشورہ دیا تھا۔ انھوں نے کہا تھا کہ یہ یوتھ لیگز:-

> "اپنی تمام تر توجہ خدمت خلق، سماجی رسومات اور قصبوں اور دیہات میں اقتصادی پروپیگنڈے پر صرف کریں۔ اب حالات ۲۵ء کے چین کی طرح نازک صورت اختیار کر چکے ہیں۔ میں چاہتا

[illegible] (۲۱ مارچ ۱۹۳۲ء) [illegible]

"This is the inevitable outcome of a wholly political civilization which has looked upon man as a thing to be exploited and not as a personality to be developed and enlarged by purely cultural forces. The peoples of Asia are bound to rise against the acquisitive economy which the West has developed and imposed on the nations of the East. Asia cannot comprehend modern Western capitalism with its undisciplined individualism. The faith which you represent recognises the worth of the individual, and disciplines him to give away his all to the service of God and man. Its possibilities are not yet exhausted. It can still create a new world."(1)

اقبال کہتے تھے اور پکے مسلمان تھے۔ لیکن وہ اشتراکیت کے معاشی تصورات کو وہ اسلام کے معاشی انصاف کے تصورات سے بڑی حد تک ہم آہنگ سمجھتے تھے۔ وہ اشتراکیت کو دونوں مذہب نہ سمجھتے تھے بلکہ ان کی نگاہ میں اشتراکیت کا تصور یہ ہے

[illegible]

[illegible] مجھے ایک سو سال پہلے سن ۱۹۰۳ میں شائع ہوئے [illegible]

[illegible]

میں [illegible] جانے والوں کی دل خراش صدائیں ہمیشہ کے لیے
[illegible] ایک دردمند دل کو ہلا دینے والے افلاس کا درد
[illegible] ہمیشہ [illegible] حرفِ غلط کی طرح مٹ
جائے

[illegible]

[illegible]

زندگی میں [illegible] ہے۔

[illegible] صدی کے آغاز تک [illegible] نتیجے پر پہنچتے ہیں [illegible] کا بنیادی موضوع خود انسان ہے۔

[illegible] اپنی زندگی ایک محکوم ملک میں بسر کی [illegible] مشرق کی غلامی کی تاریک رات کا خاتمہ [illegible] بہت جلد ساری کی ساری دنیا [illegible] مغرب کی براہِ راست غلامی سے آزاد ہو جائے گی۔ چنانچہ اپنی وفات سے [illegible] سال پیشتر اپنی [illegible] کتاب "پس چہ باید کرد اے اقوامِ شرق" میں انھوں نے مستقبل کے آزاد مشرق کی تعمیرِ نو کی بنیادیں فراہم کر دی تھیں۔ کتاب کے [illegible] سے [illegible] وہ اقوامِ مشرق کو بتانا چاہتے ہیں کہ سیاسی آزادی کے حصول کے فوراً

[illegible] مشرق کو کیا کرنا چاہیے؟ اس اعتبار سے اُن کا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پس چہ باید کرد [illegible] اقوام شرق

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سوداگر [illegible] است

[illegible] است

[illegible] رنگ است

[illegible] این سوداگر از [illegible] سنگ است

اقبال اقوام مشرق کو مغربی استعمار کی قید سے رہائی کی جو تدبیریں بتاتے

ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ مشرق کی قوموں کو مغرب کی بالواسطہ غلامی یعنی مغربی دنیا کی نو استعماری پالیسیوں سے خبردار رہنا ہوگا۔ آج کی دنیا میں سات سمندر پار بیٹھ کر ریموٹ کنٹرول سے آزاد مشرقی اقوام کی سیاسی، اقتصادی اور تہذیبی غلامی کا بندوبست کیا جا سکتا ہے۔ اس لیے مشرق کی قوموں کو فرنگ یعنی مغربی سامراج کے ہتھکنڈوں سے باخبر رہنا ہوگا۔ اقبال کے نزدیک عہدِ حاضر میں سیاست سوداگری بن کر رہ گئی ہے۔ تختۂ دکان شریکِ تخت و تاج۔ دکان کا تختہ ہی تختِ شاہی بن کر رہ گیا ہے۔ مغربی استعمار کی اصل قوت سوداگری میں پنہاں ہے۔ اس لیے اقوامِ مشرق کو چاہیے کہ وہ خود اپنے وسائل پر انحصار کریں:

بے نیاز از کارگاہِ او گزر
در زمستاں پوستینِ او مخر
کشتن بے حرب و ضرب آئینِ اوست
مرگہا در گردشِ ماشینِ اوست
بوریائے خود بہ قالینش مدہ
بیذقِ خود را بہ فرزینش مدہ
رہزنِ چشمِ تو خوابِ مخملش
رہزنِ تو رنگ و آبِ مخملش
صد گرہ افگندۂ درکارِ خویش
از قماشِ او مکن دستارِ خویش
ہوشمندے از خمِ اوے نخورد
ہر کہ خورد اندر ہمیں میخانہ مُرد
وقتِ سودا خند خند و کم خروش
ما چو طفلانیم و او شکر فروش
محرم از قلب و نگاہِ مشتری است

یا رب ایں سحر است یا سوداگری است
تاجران رنگ و بو بردند سود
ما خریداراں ہمہ کور و کبود

اقبال کا مشورہ یہ ہے کہ ہم ان اقوام کے ریشم پر اپنے کھدر کو ترجیح دیں۔ اپنے بوریا کو ان کے قالین سے افضل قرار دیں۔ جب یہ مغربی قومیں تجارت کرتی ہیں تو ان کی زبان پر مٹھاس ہوتی ہے مگر ان کے دل میں زہر بھرا ہوتا ہے۔ یہ اتنی چالاک قومیں ہیں کہ ہم ان کے سامنے گویا بھولے بھالے بچے ہیں اور یہ ہمیں بہلانے کے لیے شکر کی گولیاں کھلاتے پھرتے ہیں۔ اقبال خبردار کرتے ہیں کہ فرنگی تمھیں بہلا پھسلا کر تمھارا خام مال اونے پونے داموں لے اُڑیں گے اور پھر اسی خام مال سے صنعتی مال تیار کر کے تمھاری جیب کاٹنے آدھمکیں گے۔ ان سے محبت اور وفا کی توقع ہرگز نہ رکھنا۔ اس سے بڑی نادانی کیا ہو سکتی ہے کہ جس نے ہمیں زخمی کیا ہے اور ہم اُس کے لگائے ہوئے زخموں سے بہنے والے خون کی ندی میں پڑے تیرتے ہیں اُسی سے ہم اپنے زخموں کو سینے کے لیے سوئی مانگتے ہیں اور مرہم اندمال کی توقع رکھتے ہیں۔ اُس کا کام تو ہمیں زخمی کرنا اور ہمارا خون بہانا ہے وہ ہمیں ہرگز صحت مند نہیں دیکھنا چاہتا۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ فقط اپنی ذات پر اور صرف اپنے وسائل پر انحصار کریں اور اپنی اقتصادی خودی کی تعمیر کر کے طاقتور قومیں بنیں۔ (مومن خود، کافر افرنگ شو) غیروں سے مانگی تانگی طاقت ہماری طاقت نہیں ہے ہمیں خود اپنے وسائل کو دریافت کرنا ہے، ترقی دینا ہے اور نئے علوم کی روشنی میں سائنس و حرفت کے میدان میں کامیابی کے جھنڈے گاڑنے ہیں۔ صرف اور صرف اسی طرح ہم صحیح معنوں میں آزاد اور خود مختار قومیں بن سکتے ہیں۔ اپنی اقتصادی خودی کی تعمیر کے بغیر ہم اپنی قومی خودی کی نہ تو بازیافت کر سکتے ہیں اور نہ اُس کو بروئے کار لا سکتے ہیں۔

آج ہمارے اقتصادی منصوبہ سازوں کو ایک نظر علامہ اقبال کی پہلی کتاب ''علم الاقتصاد'' پر بھی ڈال لینی چاہیے اور اقبال کے آخری شعری کارناموں

متن سے "پس چہ باید کرد" میں پوشیدہ حکمت اور حکمت عملی پر بھی بار بار غور کرنا چاہیے۔ اقبال نے آج سے ایک صدی پیشتر لکھا تھا کہ تعلیم اور اقتصادی ترقی لازم وملزوم ہیں۔ اقبال کے خیال میں جب تک تعلیم عام نہ ہوگی تب تک اقتصادی ترقی کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکے گا۔ اسی طرح اقبال نے آبادی کی منصوبہ بندی کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے شادی بیاہ اور اس سے متعلق خاندانی رسوم کی اصلاح کو بھی وقت کی اہم ترین ضرورت قرار دیا تھا۔ اقبال نے اپنی شاعری اور اپنی فلسفیانہ تحریروں میں عمر بھر نہ صرف معاشی ظلم کے خلاف احتجاج کیا ہے بلکہ اس ظلم کو مٹا کر معاشی انصاف کے ایک نئے نظام کے قیام کی بنیادیں بھی فراہم کی ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ آج ہم اقبال کے تصورات کو پاکستان میں ایک عادلانہ معاشی نظام کے نفاذ کی بنیاد بنائیں۔

حواشی

(۱) سید عبدالواحد (مرتب) "Thoughts and Reflections of Iqbal"۔ لاہور، ۱۹۶۴ء، (ص ۲۱۲-۲۱۳)۔

(۲) "The Bombay Chronicle" سے انٹرویو۔ پورے متن کے لیے دیکھیے بشیر احمد ڈار (مرتب) "Letters and Writings of Iqbal"۔ اقبال اکادمی کراچی، ۱۹۶۷ء، (صفحہ ۵۷)۔

علامہ اقبال کے ایک سو چھبیسویں جشنِ ولادت کی مناسبت سے سالِ رواں کو سالِ اقبال کا نام دیا گیا ہے۔ سنگِ میل پبلی کیشنز نے اقبالیات کے ساتھ اپنی پرانی اور گہری وابستگی کے پیشِ نظر اقبال کے اس جشنِ ولادت (۲۰۰۲ء) میں بھرپور شرکت کا فیصلہ کیا ہے۔ زیرِ نظر کتاب اسی سلسلہ مطبوعات کی ایک کڑی ہے۔

فتح محمد ملک

ادبیات

تعصبات
اندازِ نظر
تحسین و تردید
اقبال فکر و عمل
فیض، شاعری اور سیاست
احمد ندیم قاسمی، شاعر اور افسانہ نگار
اپنی آگ کی تلاش
ن۔م۔راشد
سعادت حسن منٹو

پاکستانیات

کشمیر کہانی
فکری تنگدستی اور نظریاتی بیگانگی کا موسم
غلاموں کی غلامی
Punjabi Identity

کشمیر اور فلسطین

فلسطین اردو ادب میں
تحریکِ آزادیٔ کشمیر، اردو ادب کے آئینے میں

Rs. 225.00

www.sang-e-meel.com
ISBN 969-35-1339-8
9789693513394